تفہیم السنۃ 3

کتاب الطہارۃ

طہارت کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

تفہیم السنۃ

3

کتابُ الطَّھارۃ

طہارت کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز

2۔شیش محل روڈ۔لاہور

فون: 7232808

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : طہارت کے مسائل

مؤلف : محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

اہتمام : خالد محمود کیلانی

طابع : ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

ناشر : حدیث پبلیکیشنز

قیمت : 58 روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ ◉ لاہور ◉ پاکستان

☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سندھ میں "تفہیم السنہ" کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتہ، الحبیب مارکیٹ، حیدرآباد، سندھ

فهرست

نمبر شمار	اَلْاَسْمَاءُ الْاَبْوَاب	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	6
2	اِصْطِلَاحَاتُ الْحَدِيْثِ	اصطلاحات حدیث	18
3	اَلنِّيَّةُ	نیت کے مسائل	19
4	فَضْلُ الطَّهَارَةِ	طہارت کی فضیلت	21
5	اَهَمِيَّةُ الطَّهَارَةِ	طہارت کی اہمیت	23
6	اَلْمَاءُ	پانی کے مسائل	25
7	آدَابُ الْخَلَاءِ	رفع حاجت کے مسائل	28
8	اِزَالَةُ النَّجَاسَةِ	نجاست دور کرنے کے مسائل	36
9	اَلْجَنَابَةُ	جنابت کے مسائل	42
10	اَلْحَيْضُ وَالنِّفَاسُ	حیض اور نفاس کے مسائل	48
11	اَلْاِسْتِحَاضَةُ	استحاضہ کے مسائل	59
12	اَلْغُسْلُ	غسل کے مسائل	64
13	اَلْوُضُوْءُ	وضو کے مسائل	72
14	اَلتَّيَمُّمُ	تیمم کے مسائل	84
15	مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ	متفرق مسائل	87
16	اَلْاَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ	ضعیف اور موضوع احادیث	91

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

کتاب الطہارۃ کے مسائل دو پہلوؤں سے بہت اہم ہیں۔

1. اسلام کا تصور طہارت بمقابلہ دیگر ادیان۔
2. بعض مسائل طہارت اور فتنۂ انکار حدیث۔

ہم ان دونوں پہلوؤں پر بالترتیب تفصیلی گفتگو کریں گے۔

دین اسلام کا سب سے پہلا سبق طہارت ہی ہے۔ محدثین عظام اور آئمہ کرام رحمہم اللہ نے ہمیشہ حدیث اور فقہ کی کتب کا آغاز طہارت کے مسائل سے ہی کیا ہے۔ جب کوئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسے غسل کر کے طہارت حاصل کرنا پڑتی ہے اور اس کے بعد کلمہ شہادت کا اقرار کر کے مسلمان کہلاتا ہے۔

اسلام کے سب سے اہم اور بنیادی رکن، نماز کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کی طہارت، لباس کی طہارت اور جگہ کی طہارت بنیادی شرائط مقرر فرمائی ہیں، لیکن اس کے باوجود ہر نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم، پہلے سے وضو ہو تو دوبارہ کرنے کی ترغیب، ٹیک لگا کر نیند آ جائے تو وضو کرنے کا حکم، یہ سارے احکامات نہ صرف یہ کہ ہر مسلمان کو شعوری طور پر طہارت کے بارے میں حساس بنا کر پاک صاف اور ستھرا رہنے کی عادت ڈالتے ہیں بلکہ ہر مسلمان کے ذہن میں طہارت کا ایک ایسا تصور قائم کرتے ہیں کہ طہارت اور پاکیزگی کی حالت میں ہر مسلمان اپنے جسم اور روح کی کیفیت کو عام حالت سے ممتاز اور ارفع سمجھنے لگتا

ہے۔اگر کہیں پانی میسر نہ ہو تو تیمم کا حکم دے کر نفسیاتی طور پر طہارت اور نظافت کے اسی احساس کو برقرار رکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دینے کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر نماز سے پہلے وضو کر کے مختلف اعضاء کو اچھی طرح دھونے اور صاف کرنے کی غرض و غایت بیان فرمائی کہ ''اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں پاک اور صاف رکھنا چاہتا ہے جس کے لئے تمہیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

﴿ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ ﴾(6:5)

''اللہ تعالیٰ (غسل ،وضو اور تیمم کے احکام دے کر) تم پر زندگی تنگ نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک وصاف کر دے اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دے تاکہ تم شکر گزار بنو۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 6)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی قباء کے لوگ نماز کے لئے طہارت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی تعریف یوں فرمائی ہے۔

﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ ﴾(108:9)

''(مسجد قباء) میں ایسے لوگ (نماز پڑھتے) ہیں جو طہارت کو بہت پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طہارت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 108)

رسول اللہ ﷺ پر جب دوسری وحی نازل ہوئی، تو آپ ﷺ کو نبوت کی بھاری ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے جو ہدایات دی گئیں ان میں سے ایک یہ تھی۔

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ ﴾(74:4-5)

''اے نبی! اپنے کپڑے صاف رکھیے اور گندگی سے دور رہیے۔'' (سورۃ المدثر، آیت نمبر 4-5)

گویا دین اسلام کی تمام تر عبادات کا انحصار طہارت اور پاکیزگی پر ہے۔روح کا تزکیہ اور لباس و جسم کی طہارت لازم و ملزوم ہیں۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف خود امت کے سامنے طہارت اور پاکیزگی کا اعلیٰ نمونہ قائم کر کے دکھایا بلکہ امت کو بھی پاک و صاف رہنے کے لئے نہایت اعلیٰ معیار دیا۔ایک

صحابی بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا تو مزاج مبارک نے تکدر محسوس کیا۔اسے بال سنوارنے کا حکم دیا۔جب دوبارہ حاضر ہوا،تو ارشاد فرمایا''پراگندہ بال شیطانی فعل ہے۔''ایک اور صحابی میلے کچیلے اور بوسیدہ کپڑوں کے ساتھ حاضر ہوا تو پوچھا''تمہارے پاس مال نہیں ہے۔''اس نے عرض کیا ''بہت کچھ ہے اونٹ، گھوڑے، بکریاں غلام سب کچھ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''تو پھر تمہارے رہن سہن سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اظہار ہونا چاہئے۔خود رسول اللہ ﷺ طہارت، صفائی اور نفاست کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ سفر میں بھی تیل، کنگھی، سرمہ، قینچی، مسواک اور آئینہ وغیرہ ساتھ رکھتے۔منہ اور دانتوں کی صفائی کے لئے پیلو کی مسواک کا استعمال بڑی کثرت سے فرماتے۔ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا معمول مبارک میں شامل تھا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سو کر اٹھتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا جب بھی باہر سے گھر تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے،حتی کہ حیات طیبہ کا آخری عمل بھی مسواک کرنا تھا۔ ❶

یہ ایک مختصر سا جائزہ ہے۔اس تعلیم کا جو دین اسلام نے طہارت کے بارے میں مسلمانوں کو دی ہے۔اب طہارت کے پہلو سے ایک نظر اقوام مغرب (یہود و نصاریٰ) کے ماضی پر ڈالئے۔جن کی تہذیب کا شہرہ آج آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔جن کے معاشرے کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر ہمارے ہاں کے اکثر خواتین و حضرات ان کی طرف بڑی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈریپر (1882ء) کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ مولانا ظفر علی خان مرحوم نے''معرکہ مذہب وسائنس'' کے نام سے کیا ہے۔ان کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

① قرونِ وسطیٰ میں یورپ کا بیشتر حصہ لق و دق بیابان یا بے راہ جنگل تھا، بے جا دلدلیں اور غلیظ جوہڑ

❶ پیلو کی مسواک پر سعودی عرب کے ایک ڈاکٹر عبداللہ مسعود السعید نے تحقیق کی ہے جس کے مطابق پیلو کی تازہ مسواک میں انیس قسم کے مختلف کیمیائی اجزاء موجود ہوتے ہیں جن میں سے بعض ایسے قدرتی دافع عفونت۔اینٹی سپٹک ہیں جن کا اثر پنسلین سے ملتا جلتا ہے۔مسواک کرتے وقت یہ اجزاء منہ کے اندر ایک ایسا قدرتی دافع عفونت اور جراثیم کش محلول تیار کرتے ہیں جن میں موجود سنگرین، سوڈیم کاربونیٹ اور ٹینک ایسڈ دانتوں میں پیدا ہونے والے نقصان دہ جراثیم (بیکٹیریا) کو ہلاک کر کے مسوڑھوں سے خون یا پیپ وغیرہ کا بہنا بند کرتے ہیں اور مسوڑھوں کے ریشوں کو سکیڑ کر مضبوط بناتے ہیں۔گویا پیلو کی مسواک قدرتی ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ کا بیک وقت کام دے کر دانتوں اور مسوڑھوں کی صحت اور توانائی کا باعث بنتی ہے۔(اردو ڈائجسٹ، جون 1987ء)

تھے۔صفائی کا کوئی انتظام نہ تھا۔نہ گندے پانی کو نکالنے کے لئے نالیوں اور بدرووں کا رواج تھا۔ عوام ایک ہی لباس سالہا سال پہنتے، جسے دھوتے نہیں تھے۔نتیجتاً وہ بوسیدہ، میلا اور بدبودار ہو جاتا، نہانا اتنا بڑا گناہ تھا کہ جب پاپائے روم نے سسلی اور جرمنی کے بادشاہ فریڈرک ثانی (1250ء) پر کفر کا فتویٰ لگایا، تو سر فہرست یہ الزام درج تھا کہ وہ ہر روز مسلمانوں کی طرح غسل کرتا ہے۔ ❶

② پاپائے روم کے ہاں ہر وہ عیسائی کافر تھا، جو مسلمانوں کی تہذیب یا ان کی کسی اور بات کو اچھا سمجھتا ہو یا ہر روز نہاتا ہو ایسے کافروں کو سزا دینے کے لئے پاپائے روم نے 1476ء میں ایک مذہبی عدالت قائم کی جس نے پہلے سال دو ہزار افراد کو زندہ جلایا اور ستر ہزار کو جرمانہ وقید کی سزا دی۔ ❷

③ غلیظ اور میلے جسم کی وجہ سے جوؤں کی یہ کثرت تھی کہ جب برطانیہ کا لاٹ پادری باہر نکلتا، تو اس کی قبا پر سینکڑوں جوئیں چلتی پھرتی نظر آتیں۔ ❸

④ جب سپین میں اسلامی سلطنت کو زوال آیا، تو فلپ روم (1597ء) نے تمام حمام حکما بند کر دیئے کیوں کہ ان سے اسلام کی یاد تازہ ہوتی تھی۔اسی بادشاہ نے اشبیلیہ کے گورنر کو محض اس لئے معزول کر دیا کہ وہ روزانہ ہاتھ منہ دھوتا ہے۔ ❹

اگر حال کی تصویر کھینچنی ہو تو ان حضرات سے دریافت کیجئے جو کچھ عرصہ یورپ یا امریکہ میں رہ چکے ہوں یا تا حال رہ رہے ہوں کہ ان اقوام کا رفع حاجت یا میاں بیوی کے باہمی تعلقات کے بارے میں تصور طہارت کیا ہے۔واقعہ یہ ہے کہ طہارت کے سارے معاملات میں ناپاکی، غلاظت، بے حیائی اور ناشائستگی کا یہ عالم ہے کہ زبان بیان نہیں کر سکتی نہ قلم لکھ سکتا ہے جسے سنتے ہی انسان کو پورے کے پورے معاشرے اور سوسائٹی سے گھن آنے لگتی ہے۔آج پورے یورپ اور امریکہ کو خوف و دہشت کے جس دیو نے اپنے آہنی پنجے میں جکڑا ہوا ہے، وہ ہے (Aids) کی بیماری، جو درحقیقت نتیجہ ہے جانوروں کی طرح غلیظ، ناپاک اور گندی زندگی بسر کرنے کا۔اپنے آغاز اور انجام سے بے خبر لذات نفس کی پیروی کرنے والے

❶ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 76
❷ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 90
❸ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 77
❹ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 77

لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کا یہ تبصرہ کیا ہی خوب ہے۔

﴿ اِنۡ هُمۡ اِلَّا كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا ۝﴾(44:25)

”ان لوگوں کی زندگی جانوروں کی طرح، بلکہ ان سے بھی بدتر ہے۔“(سورہ فرقان، آیت نمبر44)

حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے جو بات مغربی جمہوریت کے بارے میں کہی تھی لفظی تصرف کے ساتھ وہی بات مغربی تصور طہارت پر بھی حرف بحرف صادق آتی ہے۔

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا تہذیبی نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

چلتے چلتے ایک نظر اپنے ہمسایہ ملک پر بھی ڈالیئے۔ جہاں کی اکثریت ہندو مذہب کی پیروکار ہے۔ چند سال قبل ہندوستان کے سابق وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی (1975ء) کا یہ بیان ملک کے بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ میں روزانہ صبح اپنا پیشاب پیتا ہوں۔ ہندو تہذیب میں گائے کا گوبر اور پیشاب دونوں ہی تبرک کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک ہندی مسلمان دوست نے بتایا کہ وہ ایک ایسے ہندو حلوائی کو جانتا ہے جو روزانہ دکان کھولنے کے بعد حصول برکت کے لئے مٹھائیوں پر گائے کا پیشاب چھڑکتا ہے۔ شاید آپ کو اس بات پر تعجب ہو کہ ہندو تہذیب کی تمام کتابوں میں کہیں بھی طہارت یا پاکیزگی کے مسائل تک کا ذکر نہیں کیا گیا۔ گویا ہر آدمی اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق چاہے تو انسانوں جیسی زندگی بسر کرے چاہے تو حیوانوں کی سی، اسی طرح سکھ مذہب میں پاکیزگی اور طہارت کے تصور کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو بھی سکھ اپنے سر، بغل یا زیر ناف بال صاف کروادے یا ختنہ کروالے وہ سکھ مذہب سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی کی جو تعلیم اسلام نے دی ہے وہ ایک عظیم نعمت ہے، کاش کوئی مرد جلیل اپنے مستقبل سے مایوس، مغرب کی بے خدا مادی تہذیب کو اسلام کے ان اعلیٰ وارفع وابدی احکامات سے روشناس کرانے کا حق ادا کر سکے۔

اب طہارت کے حوالے سے دوسرے موضوع فتنہ انکار حدیث کو لیجئے۔ ہمارے ہاں بعض دانش وروں اور مفکروں نے یوں تو انکار حدیث کے لئے بہت سی راہیں نکالنے کی سعی لا حاصل فرمائی ہے۔لیکن اس وقت زیر بحث موضوع چونکہ صرف مسائل طہارت ہی ہیں۔لہٰذا ہم اس کی حوالے سے چند گزارشات کریں گے۔حقیقت یہ ہے کہ رفع حاجت، غسل جنابت اور حیض جیسے مسائل سے عریانی کا سہارا لیتے ہوئے انکار حدیث کا دروازہ کھولنے کی سعی محض ایک منفی سوچ کا نتیجہ ہے جو کہ خود رسول اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بھی موجود تھی۔سیدنا حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اہل کتاب نے بڑے طنزیہ انداز میں سوال کیا۔''سنا ہے کہ آپ کا پیغمبر (ﷺ) آپ کو رفع حاجت کے طریقے بھی سکھاتا ہے؟ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کسی قسم کی خفت محسوس کرنے یا معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے بڑے اعتماد اور فخر سے جواب دیا کہ ہاں ہمارا پیغمبر ہمیں ہر طرح کی تعلیم دیتا ہے۔حتی کہ رفع حاجت کے طریقے اور آداب بھی سکھاتا ہے۔''تو اس پر یہود ونصاریٰ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔غور فرمایئے اگر رسول رحمت ﷺ امت کو مسائل طہارت کی تعلیم نہ دیتے تو آج ہم بھی دوسری قوموں کی طرح جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے میں فخر محسوس کر رہے ہوتے۔مثبت انداز فکر یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا امت پر یہ احسان عظیم تسلیم کیا جائے کہ آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو زندگی کے کسی بھی معاملے میں اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے بے سہارا نہیں چھوڑا بلکہ ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں ٹھیک ٹھیک رہنمائی فرما کر نبوت اور رسالت کا پورا پورا حق ادا فرمایا۔یہ آپ ﷺ کا ایثار تھا کہ ازدواجی زندگی کے وہ معاملات اور باتیں، جو عام سے عام آدمی بھی کسی دوسرے کے سامنے کرنا پسند نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے محض امت کی تعلیم اور رہنمائی کے لئے لوگوں کو بتانا گوارا کرلیا۔یہاں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے یہ مسائل ازخود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کے سامنے کسی خطبہ یا تقریر میں بیان نہیں فرمائے بلکہ حسب ضرورت جب کوئی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوتا تو اسے مناسب جواب دیا جاتا۔ایسے مسائل دریافت کرنے پر آپ ﷺ یا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے دو طرح کا ردعمل ہوسکتا تھا۔یا تو اُمت کی رہنمائی کر کے انہیں ایک صاف ستھری پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھایا جاتا یا پھر سوالات دریافت کرنے والوں کو ڈانٹ

دیا جاتا کہ تم کس قدر بے شرم اور بے حیاء ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر آ کر اس قسم کی باتیں دریافت کرتے ہو۔ غور فرمائیے کہ وہ ہستی، جسے دنیا میں بھیجا ہی اس غرض کے لئے گیا تھا کہ وہ لوگوں کو سنوارے، انہیں پاک اور صاف کرے، اس ہستی سے ان دونوں میں سے کون سے ردعمل کی توقع کی جانی چاہئے تھی۔؟

اس معاملے کا ایک اور پہلو سے بھی جائزہ لینا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ جہاں انتہا درجے کے حیا دار اور شائستہ مزاج کے مالک تھے وہاں اپنی امت کے ایک ایک فرد کے حق میں بڑے مہربان اور مشفق تھے۔ امت کے ایک ایک فرد کی بھلائی اور عافیت ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتی۔ لہٰذا چند مواقع پر حسب ضرورت آپ نے بعض امور پر کھلی گفتگو فرمائی۔ مسائل طہارت کے علاوہ اس کی ایک مثال حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کے مقدمے کی ہے جس میں خود حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر چار مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔ معاملہ چونکہ ایک انسان کی زندگی کا تھا اس لئے اگر آپ ﷺ محض سرسری سماعت پر ہی مجرم کو سنگسار کرنے کا فیصلہ فرما دیتے اور بعد میں جرم ثابت نہ ہوتا یا جرم کی نوعیت کم درجے کی ثابت ہوتی، تو یقیناً رسول اکرم ﷺ کو بہت رنج پہنچتا۔ لہٰذا آپ ﷺ کی زبان مبارک سے چند ایسے کھلے الفاظ ضرور نکلے جو عمر بھر آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کبھی نہیں سنے گئے تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے اس بات کا پورا پورا اطمینان فرما لیا کہ جرم واقعی سرزد ہوا ہے۔ فیصلہ سے قبل حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کی گفتگو ملاحظہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ: شاید تم نے عورت سے بوس و کنار کیا ہو، چھیڑ چھاڑ کی ہو یا بری نظر سے دیکھا ہو؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ: کیا تو نے اس سے ہم بستری کی ہے؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ: جس طرح سلائی، سرمہ دانی اور رسی کنوئیں میں چلی جاتی ہے؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ: زنا کا مطلب جانتے ہو؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ: کہیں شراب تو نہیں پی رکھی؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: نہیں۔(ایک آدمی نے بو سونگھ کر اس کی تصدیق کی)

اس گفتگو کے بعد رسول اکرم ﷺ نے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث مبارکہ کی تمام معروف کتابوں میں موجود ہے۔اب اس واقعہ کے دو تین بظاہر کھلے الفاظ کو بنیاد بنا کر سارے کے سارے ذخیرہ احادیث کو مشکوک بنا دینا محض منفی سوچ اور علم حدیث سے لاعلمی اور جہالت کا ہی نتیجہ ہوسکتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ امت کی تعلیم اور رہنمائی کی خاطر اپنی زندگی کے تمام چھوٹے بڑے ظاہر اور پوشیدہ گوشے کھول کر امت کے سامنے رکھ دینے کے ایثار اور احسان کا اعتراف کرنے کی بجائے انکار حدیث کی راہ اختیار کرنے والے حضرات، اسلام کو ایک مکمل دین کی صورت میں امت تک پہنچانے کے فریضہ رسالت میں تنقیص پیدا کر کے رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر، ظلم عظیم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ❶

آخر میں ہم مسائل طہارت کے حوالے سے والدین کی توجہ اس بات کی طرف دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاں عموماً نابالغ بچوں کو بلوغت کی حد میں داخل ہونے سے قبل ان مسائل سے آگاہ کرنے کے بارے میں دو مختلف انتہائیں پائی جاتی ہیں۔

اولاً: وہ طبقہ جو بلوغت سے قبل نہ صرف یہ کہ اپنے بچوں کو خود ان مسائل سے آگاہ کرنے میں شرم اور جھجک محسوس کرتا ہے بلکہ اپنے سامنے بچوں کی زبان سے ان مسائل کے بارے میں کوئی بات سننا پسند نہیں کرتا۔

ثانیاً: وہ طبقہ جو ان مسائل میں اس قدر آزاد سوچ رکھتا ہے کہ یورپ کی طرح ان بچوں کو بلوغت سے قبل سکولوں میں ''جنسی تعلیم'' دینے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

یہ دونوں راستے افراط و تفریط کے راستے ہیں، جو بچوں میں اخلاقی بگاڑ اور خرابیاں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔اعتدال کا راستہ یہی ہے کہ والدین بلوغت کے قریب پہنچتے ہوئے بچوں کے مسائل کا

❶ مسائل طہارت کے حوالے سے فتنہ انکار حدیث کے موضوع پر تفصیلی مطالعہ کے لئے معروف محقق اور دانشور جناب عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ ''آئینہ پرویزیت'' حصہ سوم ملاحظہ فرمائیں۔

ازخود احساس کریں اور دینی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی رہنمائی کا فرض بگڑے ہوئے معاشرے اور ماحول پر چھوڑنے کی بجائے خود ادا کریں۔ نہ تو یہ مسائل بتانے میں شرم اور جھجک محسوس کرنی چاہئے کہ اللہ کے رسول سب سے زیادہ حیا دار تھے، لیکن اس معاملے میں آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا، نہ ہی یہ مسائل دریافت کرنے میں شرم یا جھجک محسوس کرنی چاہئے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا صحابیات رضی اللہ عنہن کو ایسے مسائل دریافت کرنے پر کبھی روکا یا ٹوکا نہیں بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ کی خواتین کی اس بات پر تعریف فرمایا کرتی تھیں کہ انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں، کہ مسائل دریافت کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں۔ (بحوالہ مسلم)

قارئین کرام! احادیث صحیحہ کی روشنی میں مسائل کی اشاعت سے ہمارے پیش نظر درج ذیل مقاصد ہیں:

اولاً : لوگوں میں حدیث رسول ﷺ کے پڑھنے، پڑھانے، سیکھنے، سکھانے، سننے اور سنانے کا رواج اسی طرح عام ہو جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی طرح حدیث پاک کو بھی یاد کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ قرآن مجید کی طرح حدیث پاک کی تعلیم کے لئے بھی حلقہ ہائے درس و تدریس قائم کئے جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کرتے کہ حدیث کا باہم مذاکرہ کیا کرو اور ایک دوسرے سے (علم حدیث سیکھنے کے لئے) ملاقاتیں کرتے رہا کرو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو علم حدیث ضائع ہو جائے گا۔

ثانیاً : دینی مسائل کو حدیث رسول ﷺ کے حوالے سے قبول کرنے کی سوچ اور فکر پیدا ہو، لوگ حدیث رسول ﷺ سے اس قدر مانوس ہوں کہ دینی مسائل پر بات چیت کے دوران یہ فرق کرنا ضروری سمجھیں کہ یہ حدیث رسول ﷺ ہے یا کسی عالم، فقیہ یا محدث کی رائے ہے۔ امام ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد عطاء رحمہ اللہ جب کوئی مسئلہ بیان فرماتے، تو میں پوچھتا، یہ حدیث رسول ﷺ ہے یا کسی آدمی کی رائے؟ اگر حدیث ہوتی تو فرماتے یہ علم یعنی حدیث ہے اور اگر علماء کرام رحمہم اللہ کے استنباطی نتائج سے اس کا تعلق ہوتا تو فرماتے یہ رائے ہے۔

ثالثاً : حدیث رسول ﷺ کی آئینی حیثیت اور شرعی مقام لوگوں کے ذہنوں میں اس قدر واضح ہو جائے

کہ اپنے تمام اعمال کی بنیاد حدیث رسول ﷺ کو ہی بنائیں۔حدیث رسول ﷺ کا علم ہوتے ہی تمام سنے سنائے اور، رواجی مسائل بلا جھجک اور بلا کراہت ترک کردیں اور سنت رسول ﷺ پر پورے اطمینان اور شرح صدر کے ساتھ عمل کرنا شروع کردیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین کا یہی طرز عمل تھا۔

مذکورہ بالا مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کسی فرد، کسی فرقہ، کسی مسلک یا کسی گروہ کی طرف دعوت نہیں بلکہ صرف اور صرف قرآن وحدیث کی تعلیم عام کرنے اور خالص کتاب وسنت پر عمل کرنے کی دعوت ہے۔لہٰذا ہم قارئین سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہماری جدوجہد میں وہ بھی اپنا فرض بھرپور طریقے سے ادا کریں۔حدیث رسول ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً کی روشنی میں ہر مسلمان اپنے عمل کے مطابق دوسروں تک بات پہنچانے کا پابند ہے جس کا اجر وثواب اللہ کے ہاں یقیناً بے حد وحساب ہے۔

حسب سابق کتاب الطہارۃ میں بھی صحیح اور حسن درجے کی احادیث کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔تاہم اہل علم حضرات سے توقع ہے کہ وہ کہیں بھی کوئی غلطی پائیں گے تو ضرور مطلع فرمائیں گے۔صحیح حدیث کے معاملہ میں ہمارے دیدہ ودل ان شاء اللہ ہمیشہ فرش راہ رہیں گے۔ہمیں نہ تو کسی مسلک سے ایسی محبت ہے نہ ایسا بغض کہ ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث مل جانے کے باوجود محض کسی مسلک کے حمایت یا مخالفت کی خاطر اپنے موقف پر جمے رہیں۔ہماری تمام تر محبت کا مرکز اور محور صرف اور صرف صحیح حدیث ہے۔لہٰذا کتاب میں درج شدہ کوئی ضعیف حدیث ثابت ہوجائے یا اس کے مقابلے میں زیادہ قوی حدیث مل جائے تو ہم اپنے موقف میں رجوع کرنے میں ان شاء اللہ لحہ بھر کا تامل نہیں کریں گے۔

والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی صاحب نے کتاب کی نظر ثانی کے ساتھ ساتھ احادیث کی تخریج کا محنت طلب فریضہ بھی سرانجام دیا فَجَزَاھُمُ اللّٰهُ خَیْرًا [1] دیگر تمام حضرات جنہوں نے کتاب کی تکمیل میں کسی نہ کسی طرح حصہ لیا ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر دنیا وآخرت میں

[1] والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ 13 اکتوبر 1992ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے مغفرت اور بلند درجات کی دعا کریں۔

اپنے انعامات سے نوازے۔آمین!

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ ﴾

''اے ہمارے پروردگار! ہماری یہ خدمت قبول فرما۔تو یقیناً ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے۔اے ہمارے پروردگار! ہم پر نظر کرم فرما،تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

25محرم 1408ھ بمطابق 13ستمبر 1987ء

***

مختصر اصطلاحات حدیث

حدیث

رسول اللہ ﷺ کا فرمان "قولی حدیث" آپ ﷺ کا عمل "فعلی حدیث" آپ ﷺ کی اجازت "تقریری حدیث" کہلاتی ہے۔

مرفوع
جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرے مرفوع کہلاتی ہے۔

موقوف
جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لئے بغیر حدیث بیان کرے یا اپنے خیال کا اظہار کرے موقوف کہلاتی ہے۔

آحاد [1]
جس حدیث کے راوی تعداد میں متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہوں آحاد کہلاتی ہے۔ آحاد کی تین قسمیں ہیں

متواتر
جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں اتنے ہوں جن کا جھوٹ پر اکٹھے ہونا ممکن نہ ہو متواتر کہلاتی ہے۔

مقبول
جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو مقبول کہلاتی ہے۔

غیر مقبول
جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی مشتبہ ہو غیر مقبول کہلاتی ہے۔

حسن
جس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راویوں کی نسبت حافظے میں کم ہوں باقی شرائط وہی ہوں حسن کہلاتی ہے۔

صحیح
جس حدیث کے راوی ثقہ، پرہیزگار اور قابل اعتبار حافظہ کے مالک ہوں اور سند متصل ہو صحیح کہلاتی ہے۔

درجہ ۱	درجہ ۲	درجہ ۳	درجہ ٤	درجہ ٥	درجہ ٦	درجہ ۷
جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (متفق علیہ)	جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو	جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو	جسے بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف بخاری کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو۔	جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو۔

ضعیف

معلق	منقطع	مرسل	معضل	موضوع	متروک	شاذ	منکر
جس حدیث کا ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کا ایک یا ایک سے زیادہ راوی مختلف مقامات سے ساقط ہوں	جس حدیث کا راوی آخر سند سے ساقط ہو یعنی تابعی کے بعد صحابی کا نام نہ ہو۔	جس حدیث کے دو یا دو سے زائد راوی اکٹھے سند کے درمیان سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کے راوی کا حدیث کے معاملے میں جھوٹ بولنا ثابت ہو۔	جس حدیث کے راوی پر صرف جھوٹ کی تہمت، لیکن حدیث کے معاملہ میں جھوٹ ثابت نہ ہو۔	ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی اور ضابط کی مخالفت کرے۔	جس حدیث کا راوی وہمی یا فاسق یا بدعتی ہو

اصطلاحات کتب

١- صحاح ستة : حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بنیاد پر صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

٢- جامع : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں جامع کہلاتی ہے۔

٣- سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں سنن کہلاتی ہیں مثلاً سنن ابی داؤد۔

٤- مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کر دی گئیں ہوں مسند کہلاتی ہے مثلاً مسند احمد۔

٥- مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہیں مثلاً مستخرج الاسماعیلی علی البخاری۔

٦- مستدرك : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں مستدرک کہلاتی ہے مثلاً مستدرک حاکم۔

٧- اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں اربعین کہلاتی ہے مثلاً اربعین نووی۔

---

[1] جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں "مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "عزیز" اور جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو "غریب" کہلاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ

۹—۱۰۸

اللہ طہارت اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

(سورہ توبہ، آیت نمبر ۱۰۸)

اَلنِّیَّـــــــــةُ

نیت کے مسائل

مَسئلہ 1 اعمال کے اجر وثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ خَطَّابٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِىءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلٰى امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ❶

حضرت عمر بن خطاب ﷛ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ’’اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ، لہٰذا جس شخص نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ملے گی اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لئے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی۔ پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ ،فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا ،فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ .وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ :تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِیءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ :مَا تَرَكْتُ مِنْ

❶ باب كيف كان بدأ الوحى الى رسول الله ﷺ

سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلاَّ اَنْفَقْتُ فِيهَا لَکَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّکَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِىَ فِى النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن ایک شہید لایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا، وہ کہے گا''میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہوگیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کے لئے جنگ کی سو دنیا نے تجھے بہادر کہا ،پھر (فرشتوں) کو حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔اس کے بعد ایک اور آدمی لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا، وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کئے؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھ کو پسند تھا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ،رقم الحدیث 1089

فَضْلُ الطَّهَارَةِ

طہارت کی فضیلت

مَسئلہ 2 صفائی نصف ایمان ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلاَۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْهَانٌ ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ ، وَالْقُرْآنُ حَجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ ، کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا))رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) الحمدللہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو بھر دیتا ہے،نماز (دنیا و آخرت میں چہرے) کا نور ہے،صبر روشنی ہے،اور قرآن مجید (قیامت کے روز) تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گردی ہوتی ہے جسے یا تو وہ (نیکی کر کے) آزاد کرالیتا ہے یا (گناہ کر کے) ہلاک کرتا ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 3 وضو (طہارت) کرنے سے ہاتھ اور پاؤں کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الصُّنَابِحِيِّ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ فِیْہِ وَاِذَ اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ اَنْفِہٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَہٗ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ وَجْهِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْہِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ یَدَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتَ اَظْفَارِ یَدَیْہِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِہٖ خَرَجَتِ

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی رقم الحدیث 120

اَلْخَطَايَا مِنْ رَاسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلاتُهُ نَافِلَةً لَهُ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب مومن آدمی وضو کر کے کلی کرتا ہے۔ تو اس کے منہ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ جب ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہوجاتے ہیں حتی کہ آنکھوں کی پلکوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر جب آدمی سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتی کہ کانوں کے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں۔ پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں، (وضو کرنے کے بعد) آدمی مسجد کی طرف آتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو یہ سارے اعمال اس کی نیکی میں اضافہ (یعنی بلندی درجات) کا باعث بنتے ہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

***

❶ كتاب الطهارة ، باب مسح الاذنين مع الراس و.....

اَهَـــمِيَّةُ الطَّهَـــــارَةِ

طہارت کی اہمیت

مَسئلہ 4 طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَاتُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔اللہ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور مال غنیمت سے چوری کئے ہوئے مال کا صدقہ قبول نہیں کرتا۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ)).رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا''طہارت نماز کی کنجی ہے۔نماز کی ابتداء تکبیر اور اختتام سلام پھیرنا ہے۔''اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 5 پیشاب کرنے کے بعد طہارت سے غفلت برتنے سے عذاب قبر ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِی الْبَوْلِ فَاسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ))رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالدَّارُقُطْنِیُّ ❸ (صحيح)

---

❶ كتاب الطهارة ، باب وجوب الطهارة للصلاة

❷ صحيح ابن ماجة للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحديث 222

❸ صحيح الترغيب والترهيب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث152

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قبر میں زیادہ تر عذاب پیشاب کے معاملے میں ہوتا ہے۔لہٰذا اس سے احتیاط کرو۔'' اسے بزار، طبرانی، حاکم اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

***

❶ كتاب الطهارة ، باب مسح الاذنين مع الراس

اَلْمَـــــــــاءُ

پانی کے مسائل

مَسئلہ 6 پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطُّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''اے اللہ کے رسول ﷺ ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں، تو تھوڑا سا پانی ساتھ لے جاتے ہیں اگر اس سے وضو کرلیں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اس میں مرا ہوا جانور (مچھلی) حلال ہے۔'' اسے احمد، ابوداود، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 7 پاک چیز پانی کا رنگ یا ذائقہ (یا دونوں) بدل دے تب بھی پانی پاک ہی رہتا ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَ مَيْمُوْنَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فِیْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ .رَوَاهُ النِّسَائِیُّ[2] (صحيح)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ٹب کے پانی سے غسل کیا۔ پانی میں گندھے ہوئے آٹے کا اثر تھا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

1. صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 76
2. صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 3480

مَسْئلہ 8 بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہوتا۔

مَسْئلہ 9 میاں، بیوی دونوں بیک وقت ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ اَتَوَضَّأُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ قَدْ اَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذٰلِكَ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کرتے حالانکہ اس پانی سے بلی بھی پی چکی ہوتی ۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ﷜ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فِي الْهِرَّةِ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کے بارے میں فرمایا ”یہ ناپاک نہیں بلکہ تمہارے پاس (گھروں میں) آتی جاتی رہتی ہے۔“ اسے ابوداود، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 10 استعمال شدہ پانی میں نجاست نہ پڑی ہو تو پانی پاک ہی رہتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَعَقَلْتُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بیماری کی وجہ سے بے ہوش تھا۔رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر ڈال دیا تو مجھے ہوش آ گیا۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 11 پانی میں نجاست شامل ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

---

1. صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 295
2. صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 68
3. کتاب الوضوء صب النبی ﷺ وضوئه علی المغمی علیه

عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الطهارة باب النهى البول فى الماء الراكد

آدَابُ الْخَــــــلاَءِ

رفع حاجت کے مسائل

مَسئلہ 12 بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). مُتَفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. یا اللہ! میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ ((غُفْرَانَكَ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِىُّ وَالتِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو غُفْرَانَكَ (یا اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں) فرماتے۔ اسے احمد، ابوداود، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 13 بیت الخلاء میں اللہ تعالیٰ کے نام والی کوئی چیز ساتھ نہیں لے جانی چاہئے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنِّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ[3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ

---

[1] صحیح مسلم کتاب الحیض ، باب ما یقول اذا اراد دخول الخلاء

[2] صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 23

[3] صحیح سنن ابن ماجة باب ذکر الله عزوجل علی الخلاء والخاتم فی الخلاء

فرماتے تو اپنی انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ ﷺ تحریر تھا) اتار دیا کرتے تھے۔'' اسے ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 14 کھلے میدان میں رفع حاجت کے وقت منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہیں کرنی چاہئے البتہ طہارت خانے کے اندر یا دیوار کی اوٹ میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی حَاجَتِهٖ فَلاَ یَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلاَ یَسْتَدْبِرْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی آدمی رفع حاجت کے لئے بیٹھے تو منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَقِیْتُ عَلٰی بَیْتِ اُخْتِیْ حَفْصَةَ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا لِّحَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''میں اپنی بہن (ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو (چھت پر) رفع حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ کا منہ شام کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بہن اور رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔

مسئلہ 15 رفع حاجت کے وقت شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانا منع ہے۔

مسئلہ 16 دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ یُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَهُوَ یَبُوْلُ وَلاَ یَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلاَءِ بِیَمِیْنِهٖ وَلاَ یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پیشاب کرتے وقت کوئی آدمی

---

❶ کتاب الطهارة باب استقبال القبلة بغائط

❷ کتاب الطهارة باب الاستطابة

❸ کتاب الطهارة باب النهی عن الاستنجاء بالیمین

پیشاب کی جگہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی (کوئی چیز پیتے وقت) برتن میں پھونک مارے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 17 طہارت دائیں ہاتھ سے شروع کرنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِیْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِیْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِی انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ وضو کرنے ، کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے آغاز پسند فرمایا کرتے تھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 18 راستے اور سائے کہ جگہ میں رفع حاجت کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((اتَّقُوْا اللاَّعِنَيْنِ)) قَالُوْا :وَمَا اللاَّعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((الَّذِیْ يَتَخَلّٰى فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! لعنت کے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! لعنت کے وہ دو کام کون کون سے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کی گزرگاہ اور سایہ دار جگہ پر رفع حاجت کرنا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 19 استنجا کرنے کے لئے مٹی کے کم از کم تین ڈھیلے یا پانی استعمال کرنا چاہئے۔

مَسئلہ 20 گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدْخُلُ الْخَلاَءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلاَمٌ نَحْوِیْ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةٍ فَيَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں اور میری عمر کا ایک دوسرا لڑکا پانی کا لوٹا اور برچھی اٹھا کر آپ کے ساتھ جاتے۔ رسول اللہ

[1] کتاب الطهارة باب التيمن فی الطهور وغيره

[2] کتاب الطهارة باب النهی عن التخلی فی الطرق

[3] صحيح مسلم کتاب الطهارة باب الاستنجاء بالماء من التبرز

ﷺ (رفع حاجت کے بعد) پانی سے طہارت کرتے۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ قِيلَ لَهُ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ :فَقَالَ اَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے (از راہ تمسخر) کہا گیا ''تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے۔حتی کہ پیشاب اور پاخانہ کی بھی؟'' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رفع حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔استنجا کرتے وقت دایاں ہاتھ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔تین پتھروں سے کم میں استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 21 نماز سے قبل بیت الخلاء سے فارغ ہونا ضروری ہے۔رفع حاجت کے وقت نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے اطمینان سے رفع حاجت سے فارغ ہونا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِهِ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی شخص بیت الخلاء میں آنے کا ارادہ کرے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے اسے بیت الخلاء سے فارغ ہونا چاہئے۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 22 رفع حاجت کے لئے پردے کا اہتمام ضروری ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ❸ (صحيح)

❶ كتاب الطهارة باب الاستطابة
❷ صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث 499
❸ صحيح سنن الترمذى للالباني الجزء الاول رقم الحديث 13

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے بیٹھنے لگتے، تو زمین کے قریب پہنچ کر کپڑا اٹھاتے۔“ (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اسے ترمذی، ابوداود، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے (تو بستی سے) اتنے دور نکل جاتے کہ کوئی بھی آپ ﷺ کو دیکھ نہ پاتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 23 مٹی کے تین ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بعد پانی استعمال کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ[2] (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب رفع حاجت کے لئے جاؤ تو مٹی کے تین ڈھیلے ساتھ لے جاؤ۔ پانی کی جگہ یہی کافی ہیں۔ (یعنی تین ڈھیلوں سے مکمل طہارت حاصل ہو جائے گی جس کے بعد نماز پڑھنی جائز ہے) اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 24 استنجا اور وضو کے لئے الگ الگ برتن استعمال کرنے چاہئیں۔

مَسئلہ 25 استنجا کرنے کی بعد ہاتھ پاک کرنے کے لئے کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرَةٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[3] (صحیح)

---

1. صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 2
2. صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 31
3. صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 35

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء کے لئے تشریف لاتے ،تو میں آپ ﷺ کو پانی کا لوٹا یا چمڑے کی چھاگل لا کر دیتا۔آپ ﷺ استنجا کرتے اور مٹی پر ہاتھ مل کر صاف کرتے۔پھر میں آپ ﷺ کو دوسرے برتن میں پانی دیتا تو آپ ﷺ وضو فرماتے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 26 رفع حاجت کے دوران بات کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً مَرَّ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے۔ایک آدمی کا ادھر سے گزر ہوا تو اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 27 رفع حاجت کے بعد استنجا کر لینے سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے وضو کرنا ضروری نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ لَهُ اَلاَ تَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :((لِمَ ؟ اَلِلصَّلاَةِ ؟)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔آپ ﷺ رفع حاجت کے بعد تشریف لائے ،تو کھانا لایا گیا،عرض کیا گیا" آپ ﷺ (کھانے سے پہلے) وضو نہیں فرمائیں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" کیا نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں؟" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 28 رفع حاجت سے طہارت حاصل کرنے کے بعد ہاتھوں کو مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ

---

❶ كتاب الحيض ، باب التيمم

❷ كتاب الحيض باب جواز اكل المحدثات الطعام ....

دَلَکَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلاَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غسل جنابت شروع کیا تو پہلے اپنے (بائیں) ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا پھر وہ ہاتھ دیوار پر رگڑا پھر اسے پانی سے دھویا پھر نماز کے وضو کی طرح کا وضو کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 29 کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منع ہے۔ البتہ بیماری یا تکلیف کے باعث کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلاَ تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلاَّ جَالِسًا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنِّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے، اس کی تصدیق مت کرو۔ کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ اسے احمد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ رَاَيْتُنِي اَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ نَتَمَاشَى فَاَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتّٰى فَرَغَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ جا رہے تھے کہ ہمارا گزر کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ ایک دیوار کے پیچھے کھڑے ہوئے اور پیشاب کیا، میں آپ ﷺ سے الگ ہوگیا، تو آپ ﷺ نے اشارے سے مجھے اپنے پاس بلایا (تاکہ پردہ ہوجائے) چنانچہ میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوگیا، حتی کہ آپ ﷺ پیشاب سے فارغ ہوگئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کھڑے ہونے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے پاؤں میں زخم تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے لئے بیٹھنا ممکن نہیں تھا یا بیٹھنے کے لئے مناسب جگہ نہیں تھی۔

---

❶ صحیح بخاری کتاب الغسل باب مسح الید بالتراب لتکون انقی
❷ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 29
❸ کتاب الوضوء باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط

مسئلہ 30 بیماری، بڑھاپا یا سردی کے باعث برتن میں پیشاب کرنا درست ہے۔

عَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : کَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِیْدَانٍ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ یَبُوْلُ فِیْهِ بِاللَّیْلِ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کا پیالہ رکھا رہتا۔ جس میں آپ ﷺ رات کے وقت پیشاب کیا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 19

إِزَالَةُ النَّجَاسَةِ
نجاست دور کرنے کے مسائل

مَسئلہ 31 غلاظت اور نجاست دور کرنے کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ وضو اور کھانے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرتے۔ استنجا اور دوسری نجاست دور کرنے کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 32 شیر خوار بچہ کپڑے پر پیشاب کردے تو اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہے ،لیکن شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((بَوْلُ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ)) قَالَ قَتَادَةُ ﷺ : وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَ جَمِيْعًا . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے اور شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک بچے غلہ نہ کھائیں، جب کھانے لگیں گے تو دونوں کے پیشاب دھوئے جائیں گے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 26

[2] منتقی الاخبار كتاب الطهارة باب نضح بول الغلام اذا لم يطعم

عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَاكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ قَالَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى اَنْ نَضَحَ بِالْمَاءِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئیں جب ابھی اناج نہیں کھاتا تھا۔ اسے حضور اکرم ﷺ نے گود میں بٹھایا، تو اس نے پیشاب کردیا، حضور اکرم ﷺ نے اس کے اوپر پانی چھڑکنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ (یعنی اسے دھویا نہیں) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 کپڑے پر منی یا کوئی دوسری رطوبت لگ جائے تو اتنی جگہ پانی سے دھو کر نماز پڑھ لینی چاہئے خواہ نشان باقی رہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهٖ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے جنابت دھو دیتی پھر آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کی نمی کپڑوں پر باقی ہوتی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ اَرَاهُ فِيْهِ بُقْعَةً اَوْ بُقَعًا .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی دھو ڈالتیں، لیکن منی کا نشان یا نشانات کپڑے پر باقی رہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 اہل کتاب کے برتن دھوتے وقت یا دھونے کے بعد کلمہ شہادت وغیرہ پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 35 مجبوری کی حالت میں اہل کتاب کے برتن پانی سے دھو کر استعمال

❶ كتاب الطهارة باب حكم بول الطفل الرضيع
❷ كتاب الوضوء ، باب غسل المنى وفركه
❸ كتاب الوضوء باب اذا غسل الجنابة فلم يذهب اثره

کرنے جائز ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ ﷺ اَنَّہُ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّا اَھْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ فَلاَ نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَھَا فَاغْسِلُوْھَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْھَا وَاشْرَبُوْا. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں، ہمارا گزر یہود ونصاریٰ اور مجوسیوں پر ہوتا ہے اور ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن میسر نہیں آتا“ (اس بارے میں کیا حکم ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ کوئی برتن نہ ملیں تو ان کو پانی سے دھولو اور ان میں کھاؤ پیو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 36 جوتوں سے لگی نجاست جوتوں کو مٹی پر رگڑنے سے دور ہو جاتی ہے۔

مسئلہ 37 پانی کے علاوہ پاک مٹی بھی گندگی اور نجاست کو دور کرتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقْلِبْ نَعْلَیْہِ فَلْیَنْظُرْ فِیْھِمَا فَاِنْ رَاٰی خَبَثًا فَلْیَمْسَحْہُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ لِیُصَلِّ فِیْھِمَا)) رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ[2] (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی مسجد میں آئے تو جوتے پلٹ کر دیکھ لے اگر جوتوں پر غلاظت لگی ہو تو انہیں زمین پر رگڑ کر صاف کرے پھر انہی جوتوں میں نماز پڑھ لے۔“ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اِمْرَاَةٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ قَالَتْ : سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمَسْجِدِ طَرِیْقًا قَذِرَةً قَالَ : ((فَبَعْدَھَا طَرِیْقٌ اَنْظَفُ مِنْھَا ؟)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : ((فَھٰذِہٖ بِھٰذِہٖ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ[3] (صحیح)

بنو عبدالاشہل کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا ”ہمارے (گھر) اور مسجد کے درمیان

---

[1] صحیح سنن الترمذی للالبانی ، الجزء الثانی رقم الحدیث 1184

[2] منتقی الاخبار ، الجزء الاول رقم الحدیث 44

[3] صحیح سنن ابن ماجة للالبانی ، الجزء الاول رقم الحدیث 431

کچھ راستہ گندہ ہے'' (یعنی اگر جوتوں پر غلاظت لگ جائے تو کیا کرنا چاہئے) آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا اس کے بعد صاف راستہ بھی ہے؟'' عورت نے عرض کیا ''ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا ''صاف راستہ گندے راستے کے اثرات ختم کر دیتا ہے۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 38 برتن دھوتے وقت یا دھونے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 39 کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات دفعہ دھونا چاہئے۔ پہلی بار مٹی سے دھونے کا حکم ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْكَلْبُ اَنْ یَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ برتن سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی دفعہ مٹی سے دھونا چاہئے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 40 جنبی کو طہارت حاصل کرنے کے لئے پانی سے غسل کرنا چاہئے۔ پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے تیمّم کر کے طہارت حاصل کی جا سکتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 41 کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے پانی سے دھو کر پاک کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 79 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 42 مردہ حلال جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

---

❶ كتاب الطهارة باب حكم ولوغ الكلب

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا)) قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ[1] (حسن)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دیکھا، قریش کے کچھ لوگ مری ہوئی بکری کو مرے ہوئے گدھے کی طرح کھینچ کر لے جارہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر تم اس مری ہوئی بکری کا چمڑہ اتار لیتے تو اچھا ہوتا" لوگوں نے عرض کیا "یہ مردار ہے" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "چمڑے کو پانی اور کیکر کی چھال پاک کردیتے ہیں۔" اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پانی اور کیکر کی چھال سے کھال رنگنے کو دباغت کہتے ہیں۔

مَسئلہ 43 پیشاب کی نجاست پانی سے دور ہوجاتی ہے۔

مَسئلہ 44 زمین خشک ہوکر خودبخود پاک ہوجاتی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی ﷺ میں ایک بدو نے پیشاب کردیا لوگ اسے مارنے کو دوڑے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسے کچھ نہ کہو اور اس کی پیشاب پر پانی کا ڈول بہادو کیوں کہ تم مشکل پیدا کرنے کے لئے نہیں آسانی پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 45 پینے والی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر نکال دینے سے مکھی کی نجاست دور ہوجاتی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيُطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ

[1] مسند احمد 334/6

[2] كتاب الوضوء باب صب الماء على البول في المسجد

وَالْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے پوری طرح ڈبو کر پھینک دینا چاہئے (اور مشروب پی لینا چاہئے) مکھی کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے پر میں بیماری ہے۔“ اسے احمد، بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

***

❶ صحیح بخاری کتاب الطب باب اذا وقع الذباب فی الاناء

اَلْجَنَــــابَةُ

جنابت کے مسائل[1]

مسئلہ 46 مرد اور عورت کی شرمگاہ مل جانے پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 104 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 47 عورت یا مرد کو احتلام ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 105 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 48 مذی آنے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ شرمگاہ دھو کر وضو کر لینا ہی کافی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْئَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنِ الْاَسْوَدِ ﷺ فَسَاَلَهُ فَقَالَ ((يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّاُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے مذی کی شکایت تھی، میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے میں شرم محسوس کرتا تھا، کیوں کہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کریں، چنانچہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”علی پیشاب کی جگہ دھو کر وضو کر لیا کریں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] احتلام یا جماع کی وجہ سے پیدا ہونے والی ناپاکی کو جنابت کہتے ہیں۔

[2] كتاب الحيض باب المذى

مَسئلہ 49 بیوی سے صحبت کرنے سے قبل یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاتِیَ اَھْلَہٗ قَالَ : بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّہٗ اِنْ یُقَدَّرْ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا)) مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا "ہم اللہ کے نام سے مدد چاہتے ہیں یا اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور ہماری اس اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد والدین کو اللہ تعالیٰ جو اولاد دے گا وہ شیطان کے شر سے ہمیشہ محفوظ رہے گی۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 50 دوبارہ صحبت کرنے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَہٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّاْ)) .رَوَاہُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 51 غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر برتن میں ہاتھ ڈالنے چاہئیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 107 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 52 جنبی جس پانی میں ہاتھ ڈال دے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ :اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ جَفْنَۃٍ فَجَاءَ

[1] صحیح مسلم کتاب النکاح باب ما یستحب ان یقولہ عند الجماع

[2] کتاب حیض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء لہ ....

النَّبِیُّ ﷺ لِیَتَوَضَّأَ مِنْهَا اَوْ یَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمَاءَ لاَ یُجْنِبُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی نے ایک ٹب کے پانی سے غسل جنابت کیا، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، وضو یا غسل کرنے لگے تو بولیں ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حالت جنابت میں تھی۔'' (اور میں نے اس ٹب کے پانی سے غسل کیا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا ''پانی جنبی نہیں ہوتا۔'' اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 53 حالت جنابت میں کسی سے مصافحہ کرنا، سلام دعا کرنا یا بات چیت کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَقِیَهُ فِیْ بَعْضِ طَرِیْقِ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: ((اَیْنَ كُنْتَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ)) ؟ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلٰی غَیْرِ طَهَارَةٍ ، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ یَنْجُسُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کی کسی گلی میں ان کی نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی، اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی تھے۔ چنانچہ وہ وہاں سے کھسک گئے، جا کر غسل کیا اور پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ''ابو ہریرہ تم کہاں چلے گئے تھے؟'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں حالت جنابت میں تھا، لہٰذا میں نے آپ ﷺ کے پاس اس حالت میں بیٹھنا اچھا نہ سمجھا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''سبحان اللہ! مومن کسی حالت میں ناپاک نہیں ہوتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 54 حالت جنابت میں کھانے پینے کے لئے ہاتھ دھونے کافی ہیں، البتہ وضو کرنا افضل ہے۔

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی ، الجزء الاول رقم الحدیث 61

[2] کتاب الغسل باب عرق الجنب وان المسلم لا ینجس

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ یَدَیْهِ .رَوَاهُ بْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حالت جنابت میں کوئی چیز کھانا چاہتے ،تو پہلے ہاتھ دھو لیتے ۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ یَّاْكُلَ اَوْ یَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ هُ لِلصَّلاَةِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے تو پہلے نماز کی طرح وضو کر لیتے ۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے لیکن ٹھہر نہیں سکتا۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ اَحَدُنَا یَمُرُّ فِی الْمَسْجِدِ جُنُبًا مُجْتَازًا .رَوَاهُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حالت جنابت میں مسجد سے گزر جایا کرتے تھے۔اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 56 حالت جنابت میں زبانی اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَذْكُرُ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ اَحْیَانِهِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 جنبی کو قرآن پاک پڑھنا یا پڑھانا منع ہے۔

مسئلہ 58 پاک آدمی وضو کے بغیر قرآن مجید پڑھ سکتا ہے۔

❶ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی ، الجزء الاول رقم الحدیث 483

❷ کتاب الحیض باب جواز نوم الجنب واستحباب والوضوء له

❸ منتقی الاخبار ، الجزء الاول رقم الحدیث 391

❹ کتاب الحیض باب ذکر الله تعالیٰ فی حال الجنابة

عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْرِءُ نَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 59 جنبی سونے سے قبل غسل نہ کر سکے تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّاَ لِلصَّلاَةِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ دھو کر نماز کی طرح وضو فرما لیتے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 60 جنبی کے لئے وضو کر کے سونا افضل ہے لیکن نہ کرنے کی رخصت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((هَلْ يَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَ ((نَعَمْ لِيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لِيَنَمْ حَتَّى يَغْتَسِلَ اِذَا شَاءَ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ پوچھا ''کیا جنبی (غسل کئے بغیر) سو سکتا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں! وضو کر لے اور سو جائے پھر جب چاہے (اٹھ کر) غسل کر لے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلاَ يَمَسُّ مَاءً حَتَّى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلَ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❹ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جاتے، پھر اٹھ کر غسل فرماتے۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الطهارة باب ما جاء في الرجل يقرا القرآن على كل حال.........

❷ كتاب الغسل باب الجنب يتوضا ثم ينام

❸ كتاب الحيض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له

❹ صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث 421

مسئلہ 61 غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر طہارت حاصل کرکے وضو کرنا چاہیئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 107 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 62 جنابت مدت مسح ختم کردیتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 63 غسل جنابت کے لئے پانی میسر نہ ہو تو غسل کی نیت سے کیا گیا تیمّم ہی غسل جنابت کا کام دیتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

***

اَلْحَيْضُ وَ النِّفَاسُ

حیض اور نفاس کے مسائل [1]

مَسئلہ 64 حیض کے دنوں کی تعداد مقرر نہیں کسی ماہ کم کسی ماہ زیادہ دن ہو سکتے ہیں۔

مَسئلہ 65 حیض کی ابتداء ہر ماہ ایک ہی تاریخ پر ہونا ضروری نہیں کسی ماہ دیر سے اور کسی ماہ جلدی ابتداء ہو سکتی ہے۔

مَسئلہ 66 مدت حیض ہر خاتون کے لئے الگ الگ ہو سکتی ہے۔

مَسئلہ 67 حیض شروع ہونے اور ختم ہونے کی مدت عمر، آب وہوا اور خواتین کے گھریلو حالات کے پیش نظر ہر ملک میں مختلف ہو سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :((اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر لو۔" (اور نماز پڑھو) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حدیث شریف میں "جب حیض آئے اور جب ختم ہو" کے الفاظ سے یہ امر واضح ہے کہ نہ تو حیض شروع ہونے کا وقت مقرر ہے اور نہ ہی ایام حیض کی مدت مقرر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 68 حالت حیض میں عورت کا جسم اور کپڑے دونوں پاک ہوتے ہیں۔

---

1. حیض کے لغوی معنی کسی چیز کا بہنا اور جاری ہونا ہے شرعی اصطلاح میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو خواتین کو ہر ماہ مقررہ اوقات میں کسی سبب کے بغیر از خود آتا ہے۔
نفاس وہ خون ہے جو عورت کے رحم سے بچے کی ولادت کے وقت اور اس کے بعد (کم وبیش چالیس روز تک) خارج ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ شریعت میں حیض اور نفاس کے احکام ایک جیسے ہیں۔
2. صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 196

مسئلہ 69 حائضہ کے ہاتھوں کا کھانا، حائضہ کا اپنے خاوند کا سر دھونا، خاوند کے سر میں کنگھی کرنا نیز حائضہ کا جوٹھا کھانا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ : كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی اور برتن نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی، آپ ﷺ برتن سے اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ رکھ کر پیا ہوتا (اسی طرح) ہڈی سے گوشت کھا کر نبی اکرم ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اسی جگہ سے کھاتے تھے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ اَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں رسول اللہ ﷺ کا سر دھویا کرتی تھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے، حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهُ وَاَنَا فِيْ حُجْرَتِيْ فَاُرَجِّلُ رَاْسَهُ وَاَنَا حَائِضٌ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❹

❶ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها..........

❷ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها..........

❸ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها..........

❹ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها..........

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں بیٹھے بیٹھے) اپنا سر میرے نزدیک کرتے، جب کہ میں اپنے حجرے میں ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں حالت حیض میں بیٹھی کنگھی کر دیا کرتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 70 حیض کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا جائز ہے۔

عَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُبَاشِرُ نِسَاءَ هُ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهُنَّ حُیَّضٌ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے بوس و کنار فرمالیا کرتے، حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 71 حالت حیض میں عورت سے نفرت کرنا یا کھانے پینے کا علیحدہ اہتمام کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ 72 حائضہ سے صحبت کرنا منع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ الْیَهُوْدَ کَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَ ةُ فِیْهِمْ لَمْ یُوَاکِلُوْهَا وَلَمْ یُجَامِعُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیْضِ ﴾ اِلٰی آخِرِ الْاٰیَةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ہاں کوئی عورت حائضہ ہو جاتی تو یہودی اس کے ساتھ نہ کھانا کھاتے تھے، نہ گھر میں رہتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”کہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حیض کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے وہ ایک بیماری کی حالت ہے۔ لہٰذا اس میں عورتوں سے علیحدہ رہیں۔“(222:2) (یہ آیت نازل ہونے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”حالت حیض میں صحبت کے علاوہ معمول کے سارے تعلقات قائم رکھو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الحیض باب مباشرة الحائض فوق الازار

❷ کتاب الحیض باب جواز غسل الحائض راس زوجها.........

مسئلہ 73 حائضہ طواف کے علاوہ باقی سارے مناسک حج ادا کرسکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لاَ نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ ((مَا يُبْكِيْكِ ؟)) قُلْتُ : لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ اَنِّيْ لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ ،قَالَ ((لَعَلَّكِ نُفِسْتِ ؟)) قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :((فَاِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ (عليه السلام) فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں حج کے ارادے سے نکلے، مقام سرف پر مجھے حیض شروع ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔میں اس وقت رو رہی تھی۔آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کیا ''اگر میں اس سال حج کا ارادہ نہ کرتی تو اچھا ہوتا۔'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''شاید تمہیں حیض آیا ہے۔'' میں نے عرض کیا ''ہاں!'' آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی بیٹیوں میں لکھ دی ہے۔لہٰذا جب تک پاک نہ ہوجاؤ، بیت اللہ شریف کا طواف مت کرو۔باقی سارے مناسک حج ادا کرتی رہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 74 حائضہ نماز پڑھ سکتی ہے، نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔

مسئلہ 75 حیض شروع ہوتے ہی روزہ ختم ہوجاتا ہے، خواہ سورج غروب ہونے سے ایک لمحہ پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ 76 حیض کی وجہ سے روزہ ختم ہونے کے بعد کھانا پینا جائز ہے، البتہ اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔

مسئلہ 77 حائضہ کے لئے روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ ((فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا)).رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

❶ كتاب الحيض باب تقضي الحائض المناسک كلها الا الطواف بالبيت

❷ كتاب الحيض باب ترک الحائض الصوم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کیا ایسا نہیں کہ جب عورت کو حیض آئے، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے ہم نے کہا ''ہاں!'' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''عورتوں کے دین میں کمی کی وجہ یہی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 78 اگر کوئی عورت رمضان میں فجر کی اذان سے پہلے حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کا وقت نہ ہو تو پہلے روزہ رکھ کر بعد میں غسل کر سکتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَا وَاَبِیْ فَذَهَبْتُ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْ کَانَ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا (ہمارے سوال کے جواب میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح کرتے پھر (غسل کئے بغیر) روزہ رکھتے۔'' اس کے بعد ہم دونوں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 79 کپڑے پر حیض کے خون کا داغ لگ جائے تو اتنی جگہ دھو کر اسی کپڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :کَانَتْ اِحْدَانَا تَحِیْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰی سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے حیض کے خون سے آلودہ ہو جاتے، تو غسل کے بعد ہم خون کپڑے سے کھرچ ڈالتیں پھر وہ جگہ پانی سے دھو ڈالتیں اور سارے کپڑے پر پانی چھڑک کر اس میں نماز پڑھ لیتیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب الصوم باب اغتسال الصائم
2. کتاب الحیض باب غسل دم الحیض

مسئلہ 80 حائضہ کے لئے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں البتہ گزر سکتی ہے۔

مسئلہ 81 حالت حیض میں جائے نماز کو ہاتھ لگانا، جائے نماز پر بیٹھنا، ذکر کرنا اور تسبیح وتہلیل نیز دعا وغیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ)) قَالَتْ : فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ :((اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں جائے نماز لانے کا حکم دیا، میں نے عرض کیا "میں تو حالت حیض میں ہوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلَ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عیدگاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز عید اور دعا میں شرکت کریں البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حائضہ طواف کی علاوہ باقی سارے مناسک حج ادا کرسکتی ہے۔ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 73

مسئلہ 82 حیض کا خون نہ لگے تو حائضہ کے کپڑے پاک رہتے ہیں جنہیں دھوئے بغیر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ 83 حائضہ کا دوپٹہ یا چادر اوڑھ کر دوسری عورت نماز پڑھ سکتی ہے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ .كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ

---

❶ كتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها

❷ اللؤلؤ والمرجان كتاب صلاة العيدين باب ذكر اباحة خروج النساء فى العيدين الى المصلى

وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس چادر میں نماز پڑھتے ،اسی چادر کا ایک حصہ مجھ پر اور ایک حصہ رسول اللہ ﷺ پر ہوتا اور میں حالت حیض میں ہوتی ۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 84 حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد اگر خاکی یا زرد رنگ کا پانی خارج ہو تو دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كُنَّا لاَ نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحيح)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد خاکی یا زرد رنگ کے پانی کو ہم کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئله 85 حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد بے جا عجلت اور بے جا تاخیر سے کام نہیں لینا چاہئے۔

مَسْئله 86 غسل حیض میں تاخیر ہونے پر قضا نمازیں ادا کرنا چاہئیں۔

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُوْلُ لاَ تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

خواتین رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ڈبیہ میں روئی رکھ کر بھیجتیں جس میں ابھی کچھ زردی باقی ہوتی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ''جب تک صاف شفاف پانی نہ دیکھ لو اس وقت تک (طہارت حاصل کرنے کے لئے) جلدی سے کام نہ لیا کرو۔'' اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حیض سے طہارت حاصل کرنا ہوتی ۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مشکوۃ المصابیح کتاب الطھارۃ باب الحیض الفصل الاول

❷ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 300

❸ کتاب الحیض باب اقبال المحیض وادبارہ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَيَاتِيْهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتْ اَلصَّلَاةُ اَعْظَمُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مستحاضہ (حسب عادت ایام کے بعد) غسل کر کے نماز پڑھے خواہ دن کی ایک گھڑی باقی ہو۔ جب عورت نماز ادا کر چکے تو پھر شوہر اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے کیونکہ نماز افضل ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 87 حائضہ پاکیزگی کی حالت میں جس نماز کے اول یا آخر وقت میں سے ایک مکمل رکعت ادا کرنے کا وقت پالے۔ اسی وقت وہ نماز اسے ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلاَ تَعُدُّوْهَا شَيْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلاةَ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کو رکعت شمار نہ کرو البتہ جس نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی، اس نے پوری جماعت کا ثواب پالیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نماز کا اول وقت پانے سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک عورت سورج غروب ہونے کے اتنی دیر بعد حائضہ ہوتی ہے کہ نماز مغرب کی ایک رکعت ادا کر سکے، اسے حیض ختم ہونے کے بعد اس نماز مغرب کی قضاء ادا کرنی چاہئے۔ آخر وقت پانے سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک عورت سورج طلوع ہونے سے اتنی دیر پہلے پاک ہوتی ہے کہ وہ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھ سکے تو اسے وہ نماز فجر ادا کرنی چاہئے۔

مَسئلہ 88 کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے اچھی طرح صاف کر کے اسی میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

مَسئلہ 89 کپڑے سے حیض کا خون صاف کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

❶ كتاب الحيض باب اذا رات المستحاضة الطهر

❷ صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 792

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : جَاءَ تِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ اِحْدَانَا یُصِیْبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَیْضَةِ کَیْفَ تَصْنَعُ بِهٖ ؟ فَقَالَ :((تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْهِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[1]

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا ”اگر کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے کیسے صاف کرے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پہلے اسے اچھی طرح کھرچے پھر اسے پانی سے مَل کر دھوئے ، اس کے بعد اس پر پانی چھڑکے اور پھر اسی میں نماز پڑھ لے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 90 غسل سے پہلے حائضہ سے صحبت کرنا منع ہے خواہ ایام حیض کی مدت کم ہو یا زیادہ۔

مسئلہ 91 دوران حیض صحبت کرنے کا کفارہ ایک دینار (4 گرام) سونا ہے جب کہ حیض ختم ہونے، لیکن غسل سے قبل صحبت کرنے کا کفارہ نصف دینار (2 گرام) سونا صدقہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَتَی حَائِضًا اَوْ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص حائضہ سے صحبت کرے یا عورت سے دبر کے راستے سے صحبت کرے یا نجومی کے پاس (قسمت کا حال معلوم کرنے کے لئے) آئے، تو اس نے گویا محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ ((یَتَصَدَّقُ بِدِیْنَارٍ اَوْ نِصْفُ دِیْنَارٍ)) . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ[3] (صحیح)

---

[1] صحیح مسلم کتاب الطهارة باب نجاسة الدم و کیفیة غسله

[2] ابواب الطهارة باب ما جاء فی کراهیة اتیان الحائض

[3] صحیح سنن ابو داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 237

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل حیض سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کرنے والے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا ''کہ وہ ایک دینار (4 گرام) یا نصف دینار (2 گرام) صدقہ کرے۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب حائضہ کے خون کی رنگت سرخ ہو اور اس سے صحبت کی جائے تو ایک دینار صدقہ ہے، اگر خون کی رنگت زرد ہو تو (صحبت کرنے پر) نصف دینار صدقہ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 92 حائضہ کو مسلسل قرآن پاک کی تلاوت کرنا منع ہے البتہ ایک ایک آیت توڑ کر پڑھ سکتی ہے۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ :لاَ بَاسَ اَنْ تَقْرَاَ الْآيَةَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابراہیم (نخعی) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حائضہ قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 93 حائضہ قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے اگر پکڑنا ضروری ہو تو کپڑے سے پکڑنا چاہئے۔

كَانَ اَبُوْ وَائِلٍ ﷺ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اِلَى اَبِي رَزِيْنٍ لَتَاتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلاَقَتِهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ اپنی خادمہ کو حالت حیض میں ابو رزین رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن مجید لانے کے لئے بھیجتے اور وہ قرآن مجید کا نیفہ پکڑ کر لا دیتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 118

❷ كتاب الحيض باب تقضى الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت

❸ كتاب الحيض باب قراة الرجل فى حجر امراته امراته وهى حائض

مسئلہ 94 شوہر کی اجازت سے حیض لانے یا حیض روکنے والی ادویات استعمال کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَ ةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((لاَ تَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلاَّ بِاِذْنِهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کی بغیر نفلی روزے نہ رکھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95 دوران حیض بیوی کو طلاق دینا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُمْسِکْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَکَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَمَسَّهَا فَتِلْکَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ یُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''عبداللہ سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کرے اور حیض سے پاک ہونے تک اسے اپنے پاس رکھے، پھر جب حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے، تب چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے، چاہے تو اپنے پاس رکھے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا کہ عورت کو ان کی عدت پر طلاق دو۔❸ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

***

❶ کتاب النکاح باب صوم المراۃ باذن زوجها تطوعا

❷ کتاب الطلاق باب قول اللہ تعالی یاایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن

❸ طلاق کے مفصل مسائل کتاب النکاح والطلاق میں ملاحظہ فرمائیں۔

اَلْاِسْتِحَاضَۃُ

استحاضہ کے مسائل [1]

مَسئلہ 96 جس خاتون کو استحاضہ سے پہلے ایام حیض معلوم ہوں (یعنی ہر ماہ کس تاریخ کو شروع ہوتے ہیں اور کتنے دن رہتے ہیں) اسے گزشتہ عادت کے مطابق حیض کے ایام شمار کرنے چاہئیں اور باقی مدت میں استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہیے۔

مَسئلہ 97 ایام حیض گزرنے کے بعد مستحاضہ کو غسل کر کے معمول کے مطابق نماز، روزہ ادا کرنا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ :قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لاَ اَطْهُرُ اَفَادَعُ الصَّلاَةَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلاَةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں مہینہ بھر پاک نہیں ہوتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض کا نہیں۔ لہٰذا (حسب عادت) جب حیض شروع ہو تو نماز

---

[1] استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو بعض خواتین کو پورا مہینہ بغیر رکے مسلسل آتا رہتا ہے یا مہینہ میں صرف دو چار دن رک جائے، استحاضہ ایک مرض ہے، اس مرض کی بیمار خاتون کو مستحاضہ کہتے ہیں استحاضہ کے احکام حیض اور نفاس کے احکام سے الگ ہیں۔

[2] كتاب الحيض باب الاستحاضة

چھوڑ دو اور جب عادت کے برابر دن گزر جائیں تو خون دھولو اور نماز پڑھو۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 98 جس خاتون کو استحاضہ سے پہلے حیض کے ایام معلوم نہ ہوں (یعنی حیض میں بے قاعدگی رہی ہو کبھی جلدی، کبھی دیر سے آتے رہے ہوں) اسے حیض اور استحاضہ کے خون کے رنگ میں فرق دیکھ کر حیض اور استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔

مسئلہ 99 مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِی حُبَیْشٍ قَالَتْ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ ((اِذَا كَانَ دَمُ الْحَیْضَةِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلَاةِ فَاِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ[1] (حسن)

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ استحاضہ کی مریضہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا ’’جب حیض کا خون ہو تو یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے۔لہٰذا جب یہ ہو تو نماز نہ پڑھو لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لو کیونکہ یہ (استحاضہ کا خون) ایک رگ سے نکلتا ہے۔اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 100 جس خاتون کے ایام حیض معلوم نہ ہوں اور جس کے حیض اور استحاضہ کے خون میں رنگ کا فرق بھی نہ پایا جاتا ہو اسے پہلی دفعہ حیض آنے کے دنوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہینے کے اس دن سے حیض کی ابتداء شمار کرنا چاہئے، جس دن پہلی مرتبہ حیض آیا تھا۔مثلاً کسی خاتون کو پہلی دفعہ مہینہ کی ساتویں تاریخ کو حیض آنا شروع ہوا، تو اسے حیض اور استحاضہ میں فرق کرنے کے لئے ساتویں دن سے حیض کے احکام پر

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 264

عمل کرنا شروع کرنا چاہئے۔

مسئلہ 101 مذکورہ مستحاضہ کو اپنے جیسی خواتین (اپنے ملک، اپنے علاقہ، اپنی عمر، اپنے جتنے بچوں والی خواتین) کی عادت کو سامنے رکھتے ہوئے مدت حیض کا تعین چھ یا سات دن شمار کرنے کے بعد استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔

عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ ﷺ قَالَتْ : كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَامُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ ؟ قَالَ ((اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ : هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((فَتَلَجَّمِيْ)) قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا)) قَالَتْ : هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ : اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ)) فَقَالَ : ((اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (حسن)

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے کثرت سے مسلسل استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ میری بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ میں نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے استحاضہ کی بیماری ہے اور

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 110

خون بڑی کثرت سے مسلسل آتا ہے جس نے مجھے نماز، روزے سے روک رکھا ہے اس کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہیں روئی استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہوں، کیونکہ وہ خون چوس لیتی ہے۔'' حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''خون تو اس سے زیادہ ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''(روئی کے اوپر) لنگوٹ کس لیا کرو۔'' میں نے عرض کیا ''خون اس سے بھی زیادہ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''(روئی کی جگہ) کپڑا استعمال کرو۔'' میں نے عرض کیا ''خون تو اس سے بھی زیادہ ہے، کثرت سے جاری رہتا ہے۔'' تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان دونوں میں سے جس پر چاہو، عمل کرلو۔ وہ تمہارے لئے کافی ہوگا اور اگر دونوں پر عمل کرو تو تمہاری مرضی، استحاضہ شیطان کی ٹھوکر میں سے ایک ٹھوکر ہے۔ جب کہ حیض تو تمہیں چھ یا سات دن ہی آتا ہے ان دونوں کا علم اللہ کے پاس ہے لہٰذا ان (چھ یا سات دنوں کے بعد) غسل کرو کہ اس غسل کی وجہ سے پاک صاف ہوگئی ہو تو تئیس یا چوبیس یوم نماز روزہ کرو۔ یہ تمہارے لئے کافی ہوگا اور پھر ہر ماہ اسی طرح کرلیا کرو۔ جیسا کہ حیض والی عورتیں حیض کے وقت کرتی ہیں اور پاک عورتیں پاکیزگی کے وقت کرتی ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 102 مستحاضہ غسل کرنے کے بعد تمام عبادات معمول کے مطابق ادا کرسکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (1)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی ایک زوجہ حالت استحاضہ کے باوجود اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 103 غسل کرنے کے بعد مستحاضہ سے صحبت کرنا جائز ہے۔

---

(1) كتاب الحيض باب اعتكاف المستحاضة

عَنْ عِكْرِمَةَ ﷺ قَالَ : كَانَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُسْتَحَاضُ وَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1] (صحیح)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا استحاضہ کی مریض تھیں اوران کے شوہر (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے (غسل کر لینے کے بعد) صحبت کیا کرتے تھے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

+++

[1] منتقی الاخبار الجزء الاول رقم الحدیث 496

اَلْغُسْــــــلُ

غسل کے مسائل

مسئلہ 104 بیوی اور خاوند کی شرمگاہ مل جانے پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب میاں بیوی سے صحبت کرے، تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 105 عورت یا مرد کو احتلام ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَالَتْ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰی فِیْ مَنَامِهَا مَا یَرَی الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا رَاَتْ ذٰلِکَ الْمَرْاَةُ فَلْتَغْتَسِلْ)) فَقَالَتْ اُمُّ سُلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاسْتَحْیَیْتُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَتْ : وَهَلْ یَکُوْنُ هٰذَا؟ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ فَمِنْ اَیْنَ یَکُوْنَ الشَّبَهُ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر عورت کو مرد کی طرح نیند میں احتلام ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت کو غسل کرنا چاہئے۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے (یہ بات سن کر) شرم محسوس ہوئی اور میں نے رسول

---

[1] اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث 199

[2] کتاب الحیض باب وجوب الغسل علی المراة بخروج المنی منها

اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا ''کیا عورت کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' ورنہ بچہ عورت کے مشابہ کیوں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا ''مرد کا نطفہ سفید اور گاڑھا ہوتا ہے جب کہ عورت کا نطفہ پتلا اور زرد ہوتا ہے۔ دونوں میں سے جو بھی غالب آ جائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 106 منی خارج ہونے پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 155 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 107 غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر طہارت حاصل کر کے وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْءِهٖ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر نماز کی طرح وضو کرتے۔ (پھر غسل فرماتے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108 غسل جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلَى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَاخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِيْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَاَ حَفَنَ عَلَى رَاسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر نماز کی طرح کا وضو

[1] کتاب الحیض باب صفة غسل الجنابة

[2] صحیح مسلم کتاب الحیض باب صفة غسل الجنابة

کرتے اس کے بعد ہاتھ کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے تین لپ پانی سر پر ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (آخر میں ایک دفعہ پھر دونوں پاؤں دھوتے۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 109 غسل جنابت میں پانی سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچنا چاہئے۔

عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ اَنَّهُمُ اسْتَفْتَوُا النَّبِیَّ ﷺ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ ((اَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَاسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتّٰى يَبْلُغَ اُصُوْلَ الشَّعْرِ وَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَلاَ عَلَيْهَا اَنْ لاَ تَنْقُضَهُ لِتَغْرِفْ عَلٰى رَاسِهَا ثَلاَثَ غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا''مرد اپنے سر کے بال کھولے اور انہیں دھوئے حتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تک جائے اور عورت کے لئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں بلکہ وہ اپنی دونوں ہتھیلیوں سے تین لپ اپنے سر میں ڈالے۔'' (پھر غسل مکمل کرے) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نیل پالش یا کوئی دوسری ایسی چیز جو جسم تک پانی نہ پہنچنے دے، دور کیے بغیر غسل مکمل نہیں ہوتا۔

مَسئلہ 110 غسل جنابت کے لئے پانی میسر نہ ہو تو غسل کی نیت سے کیا ہوا تیمّم ہی کافی ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلاً مُعْتَزِلاً لَمْ يُصَلِّ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ :((يَافُلاَنُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ فِی الْقَوْمِ ؟)) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ وَلاَ مَاءَ قَالَ ((عَلَيْکَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيْکَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو الگ بیٹھا تھا اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا''اے فلاں آدمی! تو نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' اس نے عرض کیا''میں جنبی ہوں اور پانی میسر نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''پاک مٹی سے تیمّم کرلو، وہی (غسل جنابت اور وضو کے لئے) کافی ہے۔اسے بخاری نے روایت

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 230

[2] کتاب التیمم باب 241

کیا ہے۔

مسئلہ 111 حیض ختم ہونے کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : ((ذٰلِکَ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلاَةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض کا نہیں۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو جب ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز شروع کر دو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 استحاضہ کی مریض خاتون کو حسب عادت حیض کے ایام شمار کر کے غسل کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ :اِنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّتِیْ کَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ شَکَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا ((اُمْکُثِیْ قَدْرَ مَا کَانَتْ تَحْبِسُکِ حَیْضَتُکِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ)) فَکَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ کُلِّ صَلاَةٍ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور استحاضہ کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حسب عادت ایام حیض میں نماز نہ پڑھو پھر ایام حیض ختم ہونے پر غسل کرلو'' چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 113 غسل حیض کا طریقہ درج ذیل ہے۔

---

① کتاب الحیض باب اقبال المحیض وادبارہ

② کتاب الحیض باب المستحاضة وغسلها

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَسْمَاءَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ ؟ فَقَالَ ((تَاخُذُ اِحْدَاكُنَّ مَاءَ هَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُئُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَاخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا)) فَقَالَتْ اَسْمَاءُ وَكَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا ؟ فَقَالَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْنَ بِهَا)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَاَنَّهَا تُخْفِيْ ذٰلِكَ تَتَبَّعِيْنَ اَثَرَ الدَّمِ وَسَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ ((تَاخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ اَوْ تُبْلِغُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتّٰى تَبْلُغَ شُئُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تُفِيْضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ)) فَقَالَتْ : عَائِشَةُ : نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے غسل حیض کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”پہلے پانی میں بیری کے پتے ڈال کر اچھی طرح حیض کے خون سے پاکی حاصل کرلو پھر سر پر پانی ڈالو۔اور خوب اچھی طرح ملوتا کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر خوشبو لگی ہوئی روئی کا پھاہا لے کر اس سے پاکی کرو۔“ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا روئی کے پھاہے سے پاکی کس طرح۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سبحان اللہ! پاکی کرو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آہستہ سے بتایا کہ حیض کی جگہ پر لگادے۔پھر اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل جنابت کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”پہلے پانی سے اچھی طرح شرمگاہ دھونی چاہئے۔پھر سر پر اچھی طرح پانی ڈال کر ملنا چاہئے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر پورے بدن پر پانی ڈالو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انصار کی عورتیں بھی کیا خوب عورتیں ہیں کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 114 عورت کے سر کے بالوں کی جڑوں میں چوٹی کھولے بغیر پانی پہنچ سکے تو چوٹی کھولنا ضروری نہیں لیکن اگر نہ پہنچ سکے تو کھولنا ضروری ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ قَالَ ((لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ

[1] كتاب الحيض باب استحباب استعمال المغتسله من الحيض فرصة من مسك فى موضع الدم

حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے سر پر چوٹی باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے لئے کھول لیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نہیں سر پر تین لپ ڈال لینا کافی ہے اور اس کے بعد سارے بدن پر پانی بہا کر پاک ہو سکتی ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَائِضًا ((اُنْقُضِي شَعْرَكِ وَاغْتَسِلِي)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب وہ غسل حیض کرنے لگیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنے بال کھول لو اور غسل کر لو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 115 غسل حیض یا غسل جنابت یا عام غسل کے دوران کلمہ شہادت پڑھنا یا ایمان کی صفات پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 116 جمعہ کے روز غسل کرنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی نماز جمعہ کے لئے آئے، تو غسل کر کے آئے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

---

❶ كتاب الحيض باب حكم صفائر المغتسلة

❷ صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث 523

❸ اللؤلؤ والمرجان كتاب الجمعة رقم الحديث 485

❹ صحيح الترمذي للالباني الجزء الاول رقم الحديث 791

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو اٹھانے کے بعد وضو ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 118 غیر مسلم اگر اسلام قبول کرے تو اس پر غسل واجب ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ ﷺ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب وہ اسلام لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 غسل کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلاً يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھلے میدان میں برہنہ نہاتے دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے، اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا ''اللہ عزوجل بڑا حوصلے والا اور شرم والا ہے۔ حجاب اور حیا کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا جو کوئی غسل کرنا چاہے پردہ کر کے غسل کرے۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 120 عورت کے لئے کسی عورت کو اور مرد کے لئے کسی مرد کو غسل کرتے ہوئے دیکھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :((لاَ تَنْظُرِ الْمَرْاَةُ اِلَى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلاَ يَنْظُرِ الرَّجُلُ اِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ)) .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

---

❶ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 182

❷ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 393

❸ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 538

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی عورت کسی عورت کا ستر نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کا ستر نہ دیکھے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 121 غسل یا وضو کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو کے لئے ایک مد پانی (نصف لیٹر سے کچھ زائد) اور غسل کے لئے ایک صاع پانی (تقریبا ایک لیٹر) سے پانچ مد پانی (تقریبا تین لیٹر) تک استعمال کیا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 122 مسنون طریقے سے غسل کرنے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنِّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

❶ صحیح مسلم کتاب الحیض باب القدر المستحب من الماء ....

❷ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 417

اَلْوُضُــــــوْءُ

وضو کے مسائل

مَسْئلہ 123 وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُقْبَلُ صَلاَةُ اَحَدِکُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی کئی حدیثیں بیان کیں، جن میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ بے وضو کی نماز قبول نہیں کرتا۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 124 وضو سے قبل ’’بِسْمِ اللّٰهِ‘‘ پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((لاَ وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (حسن)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جس نے وضو سے پہلے ’’بِسْمِ اللّٰهِ‘‘ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں ہوتا۔‘‘ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 125 وضو کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَةَ مِنْ عَدَنٍ ، لَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ ، وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلاَنِیَتُهُ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ)) قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :((نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَا لَیْسَتْ لاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ کتاب الطهارة باب وجوب الطهارة للصلاة

❷ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 24

❸ کتاب الطهارة باب استحباب اطالة الغرة..........

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ میرا حوض عدن اور ایلہ کے فاصلے سے بھی زیادہ بڑا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید شہد اور دودھ سے زیادہ میٹھا ہے اس پر رکھے ہوئے برتن تعداد میں (آسمان کے) تاروں سے بھی زیادہ ہیں (قیامت کے روز) میں (دوسرے امت کے) لوگوں کو اس طرح اپنے حوض پر آنے سے روکوں گا جس طرح کوئی آدمی دوسرے آدمی کے اونٹوں کو اپنے حوض پر آنے سے روکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ ہم کو اس روز (دوسری امتوں کے لوگوں میں) پہچان لیں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، وضو کے باعث تمہارے ہاتھ پاؤں اس قدر روشن اور چمکدار ہوں گے کہ ایسے نشان کسی دوسرے امت کے لوگوں کے لئے نہیں ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 126 وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ حُمْرَانَ أَنَّ عُثْمَانَ ﷺ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگایا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنا منہ تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ مسح کے بعد اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 127 وضو سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ ''نَوَيْتُ اَنْ تَوَضَّأَ'' ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 128 دوران وضو مختلف اعضاء دھوتے وقت مروجہ دعائیں پڑھنا سنت سے

[1] کتاب الطهارة باب صفة الوضوء........

ثابت نہیں۔

مَسئلہ 129 وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1] وَ زَادَ التِّرْمِذِيُّ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) [2]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر کوئی شخص مکمل وضو کر کے یہ دعاء پڑھ لے کہ [اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ] میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔'' اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے درج ذیل کلمات کا اضافہ کیا ہے [اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ] ''اے اللہ! مجھے توبہ قبول کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے بنا۔''

مَسئلہ 130 وضو کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں احتیاط کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 121 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 131 رسول اللہ ﷺ نے ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ لَا اَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ [3] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' اسے مالک احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

[1] صحيح مسلم كتاب الطهارة باب الذكر المستحب عقب الوضوء
[2] صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 47
[3] صحيح سنن النسائى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 7

مسئلہ 132 مسواک کرنے کی فضیلت۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)) .رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنِّسَائِيُّ [1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔“ اسے شافعی، احمد، دارمی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 133 روزہ نہ ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں پانی اچھی طرح چڑھانا چاہئے۔

مسئلہ 134 ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے۔

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وضو اچھی طرح کر، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی اچھی طرح چڑھا۔“ اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے رویت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ ﷛ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ فِي الْوُضُوْءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] (صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 135 صرف چوتھائی سر کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 136 گردن کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

---

[1] صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 5
[2] صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 129
[3] صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 27

مسئلہ 137 سر کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ﷺ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ : مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَ أَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے۔ یعنی پہلے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں تک واپس لے آئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 138 سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے۔

مسئلہ 139 کانوں کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ : ثُمَّ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْسِهِ وَ اُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندر اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے دونوں کانوں کے باہر کے حصہ کا مسح کیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 140 پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے۔

عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے پیشانی کے بالوں، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الوضوء باب مسح الراس كله
❷ صحيح سنن النسائى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 99
❸ كتاب الطهارة باب المسح على الناصية والعمامة

مسئلہ 141 وضو کر کے پہنے ہوئے جوتوں، موزوں اور جرابوں پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ 142 مدت مسح مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے۔

مسئلہ 143 جنبی ہونا مدت مسح ختم کر دیتا ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے وقت جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لاَ نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ اِلاَّ مِنْ جَنَابَةٍ وَ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَ بَوْلٍ وَنَوْمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ[2] (صحیح)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ ﷺ تین دن رات موزے پہنے رکھنے کا حکم دیتے خواہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو یا نیند آئے البتہ جنابت کی وجہ سے موزے اتارنے کا حکم دیتے تھے۔ اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَ يَوْمًا وَ لَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن رات مسافر کے لئے اور ایک دن رات مقیم کے لئے موزوں کے مسح کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 وضو کے اعضاء میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : رَاٰى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً وَ فِيْ قَدَمِهٖ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يَصِبْهُ الْمَاءُ

[1] صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 86
[2] صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 83
[3] کتاب الطهارة باب التوقيت فی المسح علی الخفين

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَ کَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں میں وضو کرنے کے بعد ناخن جتنی جگہ خشک تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا "واپس جا کر اچھی طرح وضو کر۔" اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی رَجُلاً لَمْ یَغْسِلْ عَقِبَه فَقَالَ :((وَیْلٌ لِّلاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے (وضو میں) اپنی ایڑھی نہیں دھوئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا "(خشک) ایڑھیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 145 وضو یا غسل کے بعد پانی خشک کرنے کے لئے حسب خواہش تولیہ استعمال کرنا یا نہ کرنا دونوں طرح درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ یُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے بعد بدن پونچھتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فِیْ صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَتْ فَغَسَلَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ اَتَیْتُهُ بِالْمَنْدِیْلِ فَرَدَّهُ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (غسل کے بعد) اپنے دونوں پاؤں (پھر) دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 158
❷ کتاب الطهارة باب وجوب غسل الرجلین بکما لهما
❸ کتاب الطهارة باب المندیل بعد الوضوء
❹ کتاب الحیض باب صفة غسل الجنابة

(بدن پونچھنے کے لئے) تولیہ دیا تو آپ ﷺ نے واپس کر دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 146 وضو کے اعضاء ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے جائز ہیں۔ اس سے زائد دھونا گناہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دو، دو مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷺ قَالَ : جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلاَثًا ثَلاَثًا وَ قَالَ هٰذَا الْوُضُوْءُ ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَ تَعَدّٰى وَ ظَلَمَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (حسن)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے تین تین بار وضو کے اعضاء دھو کر دکھائے اور فرمایا ”وضو کا طریقہ یہ ہے۔ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس نے برا کیا، زیادتی کی اور ظلم کیا۔“ اسے احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 147 ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

---

❶ صحیح بخاری کتاب الوضوء مرة مرة

❷ صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء مرتین مرتین

❸ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 339

❹ کتاب الطهارة باب جواز الصلاة کلها بوضوء واحد

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 وضو کرنے کے بعد بے مقصد باتیں یا فضول کام نہیں کرنے چاہئیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَاِنَّهُ فِيْ صَلاَةٍ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جائے تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں دے کر نہ چلے۔کیونکہ وضو کے بعد آدمی حالت نماز میں ہوتا ہے۔“ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 149 ٹیک لگائے بغیر نیند یا اونگھ آ جائے تو وضو یا تیمّم نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَ لاَ يَتَوَضَّؤُوْنَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز عشاء کا انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کے سر نیند کی وجہ سے جھک جاتے پھر وہ دوبارہ وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 150 محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهِ شَيْئًا فَأُشْكِلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لاَ فَلاَ يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے

---

❶ صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 526

❷ صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 184

❸ كتاب الحيض باب الدليل على ان من تيقن الطهارة ثم شك فى الحدث فله ان يصلى بطهارته تلك

پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مسجد سے وضو کے لئے باہر نہ نکلے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 151 بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلاَةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج مطہرات کا بوسہ لیا کرتے تھے اور وضو کئے بغیر (پہلے وضو سے ہی) نماز ادا فرما لیتے۔ اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 152 آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَ اَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ ((اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَ اِنْ شِئْتَ فَلاَ تَوَضَّأْ)) قَالَ : اَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ ؟ قَالَ ((نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ❷

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا ''کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''چاہو تو کر لو نہ چاہو تو نہ کرو۔'' پھر اس نے سوال کیا ''کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں! اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔'' اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 153 کپڑے کی آڑ کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَفْضٰى بِيَدِهِ اِلٰى ذَكَرِهِ لَيْسَ دُوْنَهُ سِتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❸ (صحیح)

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 85

❷ صحیح مسلم کتاب الحیض باب وضوء من لحوم الابل

❸ ... الاوطار الجزء الاول رقم الحدیث 255

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنا ہاتھ کپڑے کی آڑ کے بغیر اپنی شرمگاہ کو لگایا اس پر وضو واجب ہو گیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 154 چکنائی والی چیز کھانے کے بعد کلی کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ :((اِنَّ لَهُ دَسَمًا)) .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور کلی کی، پھر فرمایا ''اس میں چکناہٹ ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 155 مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ :((مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ)) .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❷ (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں استفسار کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ''مذی خارج ہونے سے وضو کرنا چاہئے اور منی خارج ہونے سے غسل کرنا چاہئے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 156 مستقل بیماری کی وجہ سے مکمل پاکیزگی ممکن نہ ہو تو اسی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے البتہ ایسی صورت میں ہر نماز کے لئے نیا وضو کریں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 98 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 157 ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ وُضُوْءَ اِلاَّ مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❸ (صحيح)

---

❶ صحيح مسلم كتاب الحيض باب الوضوء مما مست النار
❷ صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 99
❸ صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 64

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تک آواز نہ آئے یا ہوا خارج نہ ہو اس وقت تک دوبارہ وضو کرنا واجب نہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

OOO

اَلتَّیَمُّمُ

تیمّم کے مسائل

مَسئلہ 158 پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی بجائے پاک مٹی سے تیمّم کرنا چاہئے۔

مَسئلہ 159 وضو یا غسل یا وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔

مَسئلہ 160 دونوں ہاتھ دو مرتبہ مٹی والی جگہ پر مار کر پہلے منہ اور پھر دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لینے سے تیمّم مکمل ہو جاتا ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ ﷺ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ ﷺ فِیْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِی الصَّعِیْدِ کَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ، ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرْتُ لَهٗ ذٰلِکَ فَقَالَ ((اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَقُوْلُ بِیَدَیْکَ هٰکَذَا)) ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدَیْهِ اِلَی الْاَرْضِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَی الْیَمِیْنِ وَ ظَاهِرَ کَفَّیْهِ وَ وَجْهَهٗ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَ اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ[1]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایک کام سے بھیجا۔ مجھے احتلام ہو گیا اور پانی نہ ملا۔ میں تیمم کرنے کے لئے زمین پر جانوروں کی طرح لوٹا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور بائیں ہاتھ کو دائیں پر مارا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کر لیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

مَسئلہ 161 بیماری کی وجہ سے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً اَصَابَهٗ جُرْحٌ فِیْ رَاسِهٖ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ

[1] کتاب الحیض باب التیمم

اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَصَابَهُ اِحْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَكُزَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَوَلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعَيِّ السُّؤَالُ)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ . ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی کو سر پر زخم ہوگیا پھر اسے احتلام کی شکایت ہوئی، لوگوں نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا اس نے غسل کیا تو اس کی تکلیف اور بڑھ گئی اور وہ فوت ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کو اللہ غارت کرے، انہوں نے اسے مار ڈالا، لاعلمی کا علاج مسئلہ دریافت کرنے میں ہے۔'' اسے، ابوداؤد، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 162 شدید سردی کی وجہ سے بھی تیمّم کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ لَمَّا بُعِثَ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ :احْتَلَمْتُ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِيْ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ : ((يَاعَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ ؟)) فَقُلْتُ ذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴾ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جنگ سلاسل پر بھیجا گیا، تو راستے میں احتلام ہوگیا۔ رات شدید سرد تھی، غسل کرنے سے ہلاکت کا خوف تھا، چنانچہ میں نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑھادی جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو بتایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا ''اے عمرو! تم نے حالت جنابت میں لوگوں کو نماز پڑھادی۔'' میں نے عرض کیا'' مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آ گئی'' لوگو! اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اللہ تم پر بڑا ہی مہربان ہے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 29) اور میں نے تیمم کر کے نماز پڑھادی۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرا دیئے اور کچھ نہیں فرمایا۔ اسے احمد

❶ صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 464

❷ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 323

،ابوداؤداوردار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 163 پانی ملنے سے تیمّم ازخود ختم ہوجاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :((اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ طُھُوْرُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْیُمِسَّہُ بَشَرَتَہُ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ .رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ [1] (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''کہ (پاک) مٹی مسلمان کو پاک کردیتی ہے،خواہ دس سال تک پانی نہ ملے۔لیکن جب مل جائے تو پھر پانی سے جسم دھونا چاہئے، پانی کا استعمال بہتر ہے۔اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تیمّم کے باقی مسائل وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔

ooo

[1] صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 107

مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَـــــةٌ

متفرق مسائل

مسئلہ 164 درندوں کی کھال کے کوٹ، کمبل، قالین، پرس یا جوتے وغیرہ استعمال کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِیُّ وَزَادَ تِرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ :اَنْ تُفْتَرَشَ [1] (صحیح)

حضرت ابوملیح بن اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔اسے احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ترمذی اور دارمی نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔آپ نے درندوں کی کھال نیچے بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

مسئلہ 165 ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، اور مونچھیں کترانا سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فطرت میں پانچ چیزیں شامل ہیں'' یا آپ ﷺ نے فرمایا ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں'' ① ختنہ کرنا ② زیرناف بال صاف کرنا ③ ناخن کاٹنا ④ بغل کے بال صاف کرنا اور ⑤ مونچھیں کترانا۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 مسلمان مردوں اور عورتوں کو چالیس دن سے زیادہ ناخن بڑھانا منع ہے۔

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 3480

[2] کتاب الطهارة باب خصال الفطرة

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ : وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لاَ نَتْرُکَ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھ کترانے ، ناخن کاٹنے، بغل کے بال صاف کرنے اور زیر ناف بال صاف کرنے کی مدت چالیس دن مقرر کی گئی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 رسول اکرم ﷺ نے داڑھی رکھنے اور مونچھیں صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللِّحٰی)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی رکھواور مونچھیں صاف کراؤ۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 168 سوکر اٹھنے کے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھونے کے بعد کسی چیز کو ہاتھ لگانا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :((اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلاَ یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلاَثًا فَاِنَّهٗ لاَ یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کہ آدمی سوکر اٹھے تو جب تک اپنے ہاتھ تین مرتبہ نہ دھولے، برتن میں نہ ڈالے۔کیونکہ معلوم نہیں رات اس کا ہاتھ کس کس جگہ لگتا رہا“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 169 مسلمان کا پسینہ اور بال پاک ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِیِّ ﷺ نِطَعًا فَیَقِیْلُ عِنْدَهَا عَلٰی ذٰلِکَ النِّطَعِ فَاِذَا قَامَ النَّبِیُّ ﷺ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهٖ وَشَعْرِهٖ فَجَمَعَتْهُ فِیْ

❶ کتاب الطهارة باب خصال الفطرة
❷ کتاب الطهارة باب خصال الفطرة
❸ کتاب الطهارة باب کراهة غمس المتوضی وغیره یده المشکوک فی نجاستها..........

قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِیْ سُکِّۃٍ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر بچھا دیا کرتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر دوپہر کو آرام فرمایا کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے اور بالوں کو ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور انہیں خوشبو میں ملا دیا کرتیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 170 نیند سے اٹھنے کے بعد منہ ہاتھ دھوئے بغیر یا وضو کئے بغیر زبانی قرآن پاک کی تلاوت کرنا، ذکر کرنا یا دعا وغیرہ مانگنا جائز ہے۔

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ : فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عِرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت کریب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے، انہیں خود عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بتائی کہ انہوں (یعنی عبداللہ) نے ایک رات اپنی خالہ، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں تکیے کی چوڑائی کی طرف لیٹا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سرہانے کی لمبائی کی طرف سر رکھ کر لیٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم و بیش آدھی رات تک سونے کے بعد اٹھے، اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر کر نیند کے آثار دور کیے، پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لٹکی ہوئی پانی کی مشک کے پاس گئے اور خوب اطمینان سے وضو کر کے نماز پڑھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ قَالَ : ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ

❶ كتاب الاستاذان باب من زار قوما فقال عندهم
❷ كتاب صلاة المسافرين باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل

وَاَحْيٰى ،وَاِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ قَالَ :((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سونا چاہتے تو فرماتے بِـاسْـمِـکَ...... یااللہ! میں تیرے نام کی برکت سے سوتا اور جاگتا ہوں۔ پھر جب نیند سے جاگتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ...... اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں سونے کے بعد جگادیا اور ہم سب کو مرنے کے بعد اسی کے پاس جانا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 171 بچپن میں کسی وجہ سے ختنہ نہ ہوا ہو تو زندگی کے کسی بھی حصہ میں ختنہ کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ (علیہ السلام) وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ)) .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں تیشہ (لکڑی چھیلنے کا اوزار) سے ختنہ کیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 172 سر کا کچھ حصہ مونڈنا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ ؟ قَالَ : يُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِیِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو قزع سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (حدیث کے ایک راوی) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ''قزع کیا ہے؟'' انہوں نے کہا ''بچے کے سر کا ایک حصہ منڈوا دینا اور ایک حصہ چھوڑ دینا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

✧✧✧

❶ كتاب الدعوات باب ما يقول اذا نام

❷ كتاب الانبياء باب قول الله تعالىٰ واتخذ الله ابراهيم خليلا

❸ صحيح بخاری كتاب اللباس باب القزع

اَلْـاَحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

① حَبَّذَا السِّوَاکُ یَزِیْدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً.

مسواک کا استعمال کیا ہی خوب ہے کہ آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو "الفوائد المجموعۃ" للشوکانی حدیث نمبر 20

② غَسْلُ الْإِنَاءِ وَطُهْرُ الْفِنَاءِ یُوْرِثَانِ الْغِنٰی .

برتن کا دھونا اور صحن کی صفائی کرنا غنا کا سبب بنتے ہیں۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 6

③ اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً وَمِنَ الْغَائِطِ مَرَّتَیْنِ وَمِنَ الْجَنَابَةِ ثَلاثًا .

پیشاب کے بعد ایک مرتبہ وضو کرنا چاہئے، قضائے حاجت کے بعد دو مرتبہ اور جنابت کے بعد تین مرتبہ۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 27

④ اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ ثَلاثًا فَرِیْضَةٌ لِلْجُنُبِ .

تین مرتبہ کلی اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا جنبی کے لئے فرض ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ حدیث نمبر 12

⑤ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَسْتَاکُ عَرْضًا وَیَشْرَبُ مَصًّا

نبی اکرم ﷺ مسواک اوپر سے نیچے کے رخ کرتے اور پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پیتے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 24

⑥ بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَةِ

دین کی بنیاد صفائی پر ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 27

⑦ مَنِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ حَلَالًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ قَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ ثَوَابُ اَلْفِ شَهِيْدٍ

جس نے اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے بعد غسل کیا اللہ تعالیٰ اس کو سفید موتیوں کے سو محل عطا کرے گا اور پانی کے ہر قطرے کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں ہزار شہیدوں کا ثواب لکھا جائے گا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 15

⑧ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَاكَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِوَاكِيْ رِضَاكَ عَنِّيْ وَاجْعَلْهُ لِيْ طُهُوْرًا وَتَمْحِيْصًا وَبَيِّضْ وَجْهِيْ كَمَا تَبَيَّضُ بِهِ اَسْنَانِيْ))

نبی اکرم ﷺ جب مسواک کرتے تو فرماتے ''یا اللہ! میری مسواک کو اپنی رضا کا باعث بنا اور اسے جسم کی طہارت اور گناہوں کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا اور میرے چہرے کو اس طرح روشن کردے جس طرح میرے دانتوں کو روشن کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 36

⑨ يَا اَنَسُ ادْنُ مِنِّيْ اُعَلِّمْكَ مَقَادِيْرَ الْوُضُوْءِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَلَمَّا غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَنْجٰى قَالَ :اَللّٰهُمَّ اَحْصِنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ فَلَمَّا تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ قَالَ :اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّتِيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ فَلَمَّا غَسَلَ وَجْهَهُ قَالَ :اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ فَلَمَّا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ قَالَ :اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ فَلَمَّا مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهٖ قَالَ : اَللّٰهُمَّ تَغَشَّنَا بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنَا عَذَابَكَ .فَلَمَّا غَسَلَ قَدَمَيْهِ قَالَ : اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ يَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ

اے انس رضی اللہ عنہ میرے قریب آؤ میں تمہیں وضو کا طریقہ سکھاؤں میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو تب آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے تو فرمایا ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ...... پھر استنجا کیا تو فرمایا ''اے اللہ میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرا کام آسان فرما۔'' جب آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا تو فرمایا ''اے اللہ! مجھے سیدھا راستہ دکھا اور جنت کی خوشبو سے محروم نہ

رکھ۔‘‘ پھر جب آپ نے چہرہ دھویا تو فرمایا ’’میرے چہرے کو منور فرمانا جس دن چہرے منور ہوں گے۔‘‘ جب آپ نے دونوں بازو دھوئے تو فرمایا ’’اے اللہ! مجھے میرے کتاب داہنے ہاتھ میں دینا۔‘‘ جب سر کا مسح کیا تو فرمایا ’’اے اللہ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لینا اور اپنے عذاب سے بچانا۔‘‘ پھر جب آپ نے اپنے دونوں قدم دھوئے تو فرمایا ’’اے اللہ! جس دن یہ قدم ڈگمگائیں گے میرے قدم ثابت رکھنا۔‘‘

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 33

(10) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ :دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((یَا عَلِیُّ اغْسِلِ الْمَوْتٰی فَاِنَّهٗ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا غُفِرَ لَهٗ سَبْعُوْنَ مَغْفِرَةً لَوْ قُسِمَتْ مَغْفِرَةٌ مِنْهَا عَلَی الْخَلَائِقِ لَوَسِعَتْهُمْ قُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا یَقُوْلُ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا ؟ قَالَ :یَقُوْلُ : غُفْرَانَکَ یَا رَحْمٰنُ ،حَتّٰی یَفْرُغَ مِنَ الْغُسْلِ .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا ’’اے علی! مُردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ جو میت کو غسل دے گا اللہ اسے ستر مرتبہ معاف فرمائے گا اگر اس میں سے ایک مغفرت ساری دنیا میں تقسیم کردی جائے تو سب کے لئے کافی ہوجائے۔‘‘ میں نے عرض کیا ’’یارسول اللہ ﷺ! جو شخص میت کو غسل دے وہ کیا پڑھے؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا ’’وہ غسل سے فارغ ہونے تک غُفْرَانَکَ یَا رَحْمٰنُ پڑھتا رہے۔‘‘

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو ’’الموضوعات‘‘ لابن جوزی جلد دوم کتاب الطہارۃ حدیث فی ثواب غسل المیت۔

(11) مَسْحُ الرَّقَبَةِ اَمَانٌ مِنَ الْغِلِّ

گردن کا مسح کرنا خیانت سے بچاتا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو احادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر 69

(12) مَنْ اَحْدَثَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ یُصَلِّ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ صَلّٰی وَلَمْ یَدْعُ لِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ دَعَانِیْ فَلَمْ اُجِبْهُ فَقَدْ جَفَیْتُهٗ وَلَسْتُ بِرَبٍّ جَافٍ)) .

جس کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ وضو نہ کرے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے وضو کیا اور نماز نہ پڑھی اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا اور جس نے نماز پڑھی اور میرے لئے دعا نہ کی اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا، اور

جس نے دعا کی اور میں نے اس کا جواب نہ دیا تو میں نے اس پر ظلم کیا کیونکہ میرا رب ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 44

⑬ ((إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَاشْرَبُوْا أَعْيُنَكُمُ الْمَاءَ وَلَا تَنْفُضُوْا أَيْدِيَكُمْ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ))

جب وضو کرو تو آنکھیں خوب تر کرو اور اپنے ہاتھوں سے پانی کو نہ جھاڑو کیونکہ ہاتھ شیطان کے پنکھے ہیں۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر 903

⑭ ((اِغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ كَأْسًا بِدِيْنَارٍ))

جمعہ کے روز غسل کرو خواہ ایک دینار کے بدلے پیالہ بھر پانی لے کر ہی کرنا پڑے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر 158

⑮ ((مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْأُخْرٰى))

سنت یہ ہے کہ ایک تیمّم سے صرف ایک ہی نماز ادا کی جائے اور دوسری نماز کے لئے دوبارہ تیمّم کیا جائے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 423

⑯ ((مَنْ بَاتَ عَلٰى طَهَارَةٍ ثُمَّ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيْدًا))

جو وضو کر کے سویا پھر وہ اسی رات مر گیا وہ شہید ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ 629

⑰ ((مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عُنُقَهُ لَمْ يُغَلَّ بِالْأَغْلَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

جس نے وضو میں گردن کا مسح کیا اسے قیامت کے دن زنجیروں کی سزا نہیں دی جائے گی۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 744

⑱ مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوْءَ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلَانِ وَمَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوْءَ فِي الْحَرِّ الشَّدِيْدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلٌ))

جو شدید سردی میں وضو کرے اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور جو شدید گرمی میں وضو کرے اس کے لئے اکہرا اجر ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 840

⑲ ((مَنْ قَرَاَ فِیْ اَثَرِ وُضُوْءٍ : ﴿ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴾ مَرَّةً وَاحِدَةً كَانَ مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَمَنْ قَرَاَهَا مَرَّتَیْنِ كُتِبَ فِیْ دِیْوَانِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلاثًا حُشِرَ مَعَ النَّبِیِّیْنَ))

جس نے وضو کرنے کے بعد "اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ......" ایک بار پڑھا وہ صدیقین میں سے ہو گیا اور جس نے دو بار پڑھا اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا گیا اور جس نے تین بار پڑھا اس کا حشر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوگا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 1449

⑳ ((قَصُّوْا اَظْفَارَكُمْ ، وَادْفِنُوْا قُلامَتِكُمْ ، وَنَقُّوْ بَرَاجِمَكُمْ ، وَنَظِّفُوْا لِثَاثَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاسْتَاكُوْا ، وَلا تَدْخُلُوْا عَلَیَّ قَحْزًا بَخْرًا))

اپنے ناخن کاٹو اور کٹے ہوئے ناخن دفن کرو، اور اپنی انگلیوں کے جوڑ صاف کرو اور کھانے سے اپنے مسوڑھوں کو صاف کرو اور مسواک کرو اور مجھ سے پریشان پراگندہ حال ملاقات نہ کرنا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ 1472

***